رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۴ — ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

DELHI

جلد ۳۶ — نمبر ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء — ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

امراء وجاگیرداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۔ ۔ انشلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۲ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ تہنیت جشن سال نو ۔ ۔ ۔ صـ

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ صـ

مسئلہ تقلید شخصی (بجواب الفقیہ) ۔ ۔ صـ

میری وفات اور قادیان میں شادیانے ۔ صـ

متفق علیہ مسائل ۔ ۔ ۔ صـ

شیعہ کی شہادت بر علم دراثت ۔ ۔ صـ

تصوف ۔ ۔ ۔ ۔ صـ

مسئلہ توحید میں دو مذہبی جماعتوں کا باہمی اتفاق صـ

ملاک کی آنکھ اور توحید ۔ ۔ ۔ صـ

تاریخ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ

متفرقات ۔ ۔ ۔ ۔ صـ

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ

اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ صـ

تہنیت جشن سال نو

(از مولوی محمد عبدالکریم صاحب جتوئی ریاست بہاولپور)

سال ہے چھتیسواں کیسا مبارک نیک فال
انتظار قلب میں ہے آرزو پہ آرزو
ماتم عبرت لکھوں یا کاشف کربت کہوں
بیں تیری کر سکیں کب بحث غیر اہل حدیث
دیکھ لیں اہل بصیرت دیکھنا چاہتے ہیں گر
مشکے اخبار وہ ایسا ہوئے بعض خبیث
چھٹے کیسے بھلا جس کا محافظ ہو خدا

جس میں پھر اہلحدیث اخبار آیا ذوجمال
آئے تا دور زماں یہ جانفزا ہر ایک سال
عمدۃ الاخبار کامل ہے اور جواب ہر سوال
اسوہ حسنہ میں تو نے گرد کیا با کمال
نقش خیر القرون بادہ نمود چال ڈھال
ہو حق اور اہل کینے مشرک و اہل ضلال
ہو اگرچہ کاتبوں انتہائی رنج و ملال

ہے جو اہل وفا تو اس سے یوں آ کہوں پھر
چل صحابہ کے ہیر تو یہ دیا پہلے جو وہ دال

انتخاب الاخبار

——معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولنا عبید اللہ صاحب سندھی دسمبر کے شروع میں سندھ پہنچ جائیں گے۔

——لندن۔ وزیر نو آبادیات نے اعلان کیا کہ فلسطین گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے مصر، عراق، عرب اور یہودی ایجنسی کو دعوت دی جاچکی ہے

——حکومت بہار پبلک سیفٹی ایکٹ جیسا ایک قانون بنا رہی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کو روکا جاسکے۔

——وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ صدر کانگرس پنجاب کا دورہ کرنے والے ہیں۔ میں اہل پنجاب سے درخواست کرتا ہوں کہ کوئی سیاسی جماعت بالخصوص وہ جماعتیں جو سیاسی طور پر ان سے اختلاف رکھتی ہیں۔ ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی مخالفانہ مظاہرہ نہ کریں۔

——پیرس۔ جرمن گورنمنٹ نے اپنے سفیر متعینہ پیرس کو ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت فرانس سے ہرمن سکرٹری کے قاتل کو حکومت جرمنی کے حوالہ کر دینے کا مطالبہ کرے۔

——جنرل فرینکو کے ذمہ ہٹلر کا بہت سا قرضہ ہو گیا ہے۔ جسے ادا کرنے کے لئے وہ سپین کی ایک کان فروخت کرنا چاہتا ہے۔

——چنکنگ ۲۲ نومبر۔ چانگشار کے مقام پر آگ لگنے سے جو ۲ ہزار چینی سپاہی جل کر مر گئے ہیں ان کی تمام تر ذمہ داری تین چینی کمانڈروں کے سر ڈالی گئی ہے اور انہیں گولی سے اڑا دیا گیا ہے

——ٹوکیو ۲۳ نومبر۔ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ جو کوئی ملک چین سے کسی قسم کا معاہدہ کرے وہ اسے گورنمنٹ جاپان کو دکھلادے اس کے علاوہ چین کے ساتھ جتنے معاہدے پہلے ہوئے ہیں وہ سب ایک طرح سے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

چین میں جاپان نے اپنے نئے سکے تو چلا ہی دیئے ہیں۔

——برلن۔ سرکاری گزٹ میں ایک قانون کا اعلان ہوا ہے۔ جس کی رو سے جرمن یہودیوں پر ۸ کروڑ ۳ لاکھ پونڈ جرمانہ کیا گیا ہے۔ اور اس کی وصولی کیلئے کُل جائیداد پر ۲۰ فیصدی ٹیکس لگایا گیا ہے جو چار اقساط میں وصول کیا جائے گا۔

——لاہور ۲۵ نومبر۔ عدالت سیشن میں سید حبیب مالک "سیاست" اخبار اور سید عنایت شاہ ایڈیٹر "سیاست" و غلام احمد بٹ کیپر انارکلی پریس کی اپیل کی سماعت ہوئی۔ ملزموں کو ایک پوسٹر شائع کرنے کے الزام میں ساٹھ ساٹھ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ عدالت نے بحث سننے کے بعد اپیل منظور کرتے ہوئے ملزموں کو بری کر دیا۔

"ناظرین اہلحدیث"

سب سے پہلے

اخبار ھذا کے صفحہ ۱۴ پر

حساب دوستان

ملاحظہ فرمائیں۔

——پشاور ۲۴ نومبر گذشتہ شب ایک بجے کے قریب سیکنڈ پنجاب رجمنٹ کے چوتھے بٹالین میں افسروں کی لائن کے ایک سنتری نے دیوانگی کے عالم میں اپنے کمانڈنگ افسر کو سوتے میں گولی سے ہلاک کر دیا۔ گولی کی آواز سن کر دوسرے افسر اپنے خیموں سے باہر نکل آئے۔ سنتری نے ان پر بھی بے تحاشا گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ جن کی وجہ سے چار مزید افسر اور ایک مسلمان سپاہی موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے اور چار افسر زخمی ہو گئے۔ ہلاک شدگان کی تعداد سات ہو گئی ہے۔ جن میں چار برطانی افسر ہیں۔ باقی دونوں زخمی برطانی افسروں کی حالت بھی خطرناک ہے۔ دیگر سپاہیوں نے سنتری مذکور کو بھاگتے ہوئے گولیوں سے ڈھیر کر دیا۔

مولانا شوکت علی چل بسے

آج ۲۸ کو بذریعہ اخبارات معلوم ہوا کہ مولانا شوکت علی برادر مولانا محمد علی جوہر (مرحوم) ۲۷ نومبر کو دہلی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ؎

دنیا ہیچ ست و کار دنیا ہیچ

مرحوم ایک سیاسی لیڈر تھے۔ ایک وقت حکومت سعودیہ کے مخالف رہے۔ مؤتمر مکہ میں شریک ہوئے بڑے کارکن اور دوڑ دھوپ کرنے والے تھے۔ ۱۹۰۹ء میں رامپوری مباحثہ سے میرے ساتھ تعارف تھا۔ مجھے آپ کے ناگہانی انتقال کی خبر سن کر دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ سامنے آگیا۔ حجاز سے واپس آتے ہوئے جہاز پر عمر کا ذکر کرتے ہوئے دو سال مجھ سے چھوٹے ثابت ہوئے۔ ؎

واحسرتا یاران من تنہا مرا بگذاشتند

اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کے پسماندگان کو صبر دے۔ (ابو الوفاء)

ماسٹر غلام حیدر صاحب

آف سرگودھا جو ایک معمر بزرگ۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ اخبار "اہلحدیث" کے اولین خریداروں میں سے تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم علم دوست اور موحد مسلمان تھے۔ ایک دو کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (مدیر)

مضامین آمدہ

عبد الرشید صاحب۔ سید لعل شاہ صاحب مولوی ابو مسعود خان قمر۔ خان شجاع الدین خان صاحب خالد شیرانی۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب۔ ابو المحمود ملک ہدایت اللہ صاحب۔ مولوی محمد صاحب۔ ابو نعیم عبد الرحیم منشی محمد خان صاحب ۵ عدد۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عقیل۔ عبد الرزاق صاحب سعید۔ اذہر امرتسری۔ منشی محمد عبد المنان صاحب۔ مولوی ابو الطیب محمد عبد الصمد صاحب۔ محمد ابو الخیر صاحب۔ محمد اسحاق صاحب۔ مولانا محمد شرف الدین صاحب۔ حافظ محمد عبد الغفار صاحب ابو النصر صاحب۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب۔ مولوی حبیب ابراہیم صاحب۔

(۸۲) ازواج النبی صلعم۔ رسول اللہ کی ازواج مطہرات کے حالات اور معترضین کو جواب۔ قیمت ۸ آنہ۔ ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث

تعزیتی جلسہ | مولانا شوکت علی مرحوم کی وفات پر میڈیکل اینڈ یونانی طبیہ کالج امرتسر میں طلباء نے تعزیتی جلسہ کیا اور متعدد ریزولیوشن پاس کئے۔ (محمد خان ناظم جلسہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب الفقیہ امرتسر

(۴)

گذشتہ تین پرچوں میں اس مضمون کے تین نمبر مع جوابی نوٹوں کے درج ہو چکے ہیں۔ جن میں اصل مضمون کی روح نکل چکی ہے۔ آج ناظرین آگے پڑھیں:۔

"یہ کہنا کہ ائمہ اربعہ کا ثبوت قرآن و حدیث میں نہیں غلط ہے۔ اللہ فرماتا ہے ناسئلوا اہل الذکران کنتم لا تعلمون۔ کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔ معلوم ہوا کہ جب ہم اپنی لاعلمی کے وقت کوئی مسئلہ اہل علم سے پوچھیں گے تو اسپر عمل لازم ہو جائیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اہل علم سے پوچھ کر نہ مانو۔ تا وقتیکہ دنیا کے تمام اہل علم سے دریافت نہ کر لو۔ تو جب ایک ہی اہل علم سے ہم نے ہمیشہ مسئلہ پوچھا۔ تو ہم نے اس آیت پر عمل کیا۔ پھر ہم کس حکم کے ساتھ دوسرے اہل علم سے پوچھ سکتے ہیں۔ البتہ جس اہل علم سے ہم دریافت کرینگے وہ ضروری ہے

ث۲۰ مولانا قرآن مجید کے الفاظ آپ کے اور ہمارے سامنے ہیں ان کا لحاظ رکھئے نہ اپنی طرف سے کچھ بڑھائیے اور نہ ہمیں بڑھانے دیجئے۔

اول تو اس آیت میں زمانہ رسالت کے مشرکین سے خطاب ہے کہ تم کو مسئلہ نبوت سمجھنے میں اگر دقت پیش آرہی ہے تو اہل کتاب سے یہ مسئلہ پوچھ لو کہ ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب آدمی (انسان) تھے۔ چنانچہ ساری آیت یوں ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ

(پ ۱۴ ع ۱۲) (یعنی) ہم (خدا) نے تجھ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب آدمی تھے ہم ان کی طرف معجزات اور صحائف بھیجتے تھے۔ پس (اے مشرکو!) اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے پوچھ لو۔

اس آیت کا سیاق اور عبارت النص صراحۃً مشرکین عرب کے متعلق ہیں۔ اگر آپ اس کو اپنے اوپر لگاتے ہیں تو آپکا اختیار ہے لیکن مہربانی کر کے پہلے ہمارے دو سوالوں کو حل کر دیجئے۔

(۱) اصول فقہ کی دلالات اربعہ میں سے کونسی دلالت ہے جس کے ساتھ آپ اس آیت سے امام معین کی تقلید ثابت کرتے ہیں۔ مہربانی کر کے پہلے اسکی تعیین کیجئے کوئی جلدی نہیں۔ بے شک اپنے ہم خیال علماء سے مشورہ کر لیجئے یا کتب اصول ملاحظہ فرمایئے۔ ہم زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتے صرف اصول شاشی دیکھ کر جواب دیجئے کہ آپ کا استدلال دلالات اربعہ میں سے کس دلالت کے ساتھ ہے۔

(۲) سوال کا معنی پوچھنا ہے۔ بتایئے آپ کس مجتہد سے پوچھتے ہیں اور کن الفاظ میں پوچھتے ہیں۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلعم پر سائلین کی طرف سے کئے گئے سوالات میں یَسْئَلُوْنَكَ وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کا مجیب کو مخاطب کرنا ضروری ہے اگر آپ اس آیت کے ماتحت کسی مجتہد سے سوال کرتے ہیں تو کیا آپ نے کبھی یوں کہا ہے کہ

حضرت امام اعظم صاحب! اس مسئلے میں کیا ارشاد ہے مختصر یہ ہے کہ آپ لوگوں نے یہ آیت تو خوب یاد کر لی ہے لیکن سوال اور اہل الذکر (دونوں الفاظ) کے صحیح مفہوم پر غور نہیں کیا۔

علماء زمانہ حاضرہ کے بے علم لوگ جن کے حق میں یہ

ahmadimuslim.de

کہ ایسا ہو جو ہمارے ہر ایک مسئلہ کا جواب دے سکے (۲۱)۔ تو وہ بجز مجتہد کے اور ہو نہیں سکتا۔ جس کا مذہب مدون ہو۔ پھر ہر ایک جزی کا اس سے جواب ہو سکے۔ تو وہ بفضلہ تعالیٰ ائمہ اربعہ ہیں۔ جن کا مذہب مدون ہے۔ اور ہر ایک مسئلہ کا جواب اُن سے مل سکتا ہے۔ تو ان ائمہ اربعہ میں سے جسکو ہم نے افضل و اعلیٰ سمجھا اور اس سے مسئلہ پوچھا۔ پھر ہم ہر ایک مسئلہ اسی سے پوچھیں گے کیونکہ جس کو ایک بار افضل و اعلم سمجھا۔ اب اسکو چھوڑ کر ادنیٰ کی طرف کیوں رجوع کریں۔ تو لا محالہ ایک ہی کو مسئول عنہ بنانا پڑیگا اور یہی تقلید شخصی ہے۔

اور یہ کہنا کہ مذاہب اربعہ کی ضرورت نہیں بالکل غلط ہے۔ ائمہ اربعہ نے ایسے ایسے اصول وضع کئے ہیں جن پر عمل کرنے سے قرآن و حدیث پر عمل ہو سکتا ہے۔ اگر ان کے اصول کو اپنا معمول نہ بنایا جائے تو آج ایک حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا۔ حدیث کی صحت ضعف کے اصول ان ائمہ نے بنائے راویوں کی جرح قدح کی تحقیق انہوں نے کی۔ عام، خاص، مشترک، مجمل، حقیقت، مجاز انہی لوگوں نے بیان فرمائے۔ کوئی شخص ان کی تحقیق کو چھوڑ کر ایک مسئلہ بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتا۔" (الفقیہ امرتسر ص ۴/۵ ۲۱-اکتوبر ۳۵ء) (باقی)

(بقیہ حاشیہ از صلہ) صادق آتا ہے وہ اپنے ہمعصر علماء سے پوچھ سکتے ہیں جیسے آپ کے گاؤں کے لوگ آپ سے پوچھتے ہیں۔ اگر ایسے سوالات کا نام تقلید ہے تو پوچھنے والے آپ کے مقلد اور آپ ان کے لئے امام و مجتہد ٹھیرے (لاریب! آمنا صدقنا)

لطیف سوال | مولانا! اس آیت میں دو الفاظ اہل الذکر اور (فاسئلوا کے مخاطب) سائل قابل غور ہیں۔ مہربانی کر کے بتائیے کہ آپ بذات خود ان دو گروہوں میں سے کس گروہ میں داخل ہیں؟ مجتہد ہونے کے تو آپ مدعی نہ ہونگے۔ خدانخواستہ کیا دوسرے گروہ (بے علموں) میں داخل ہیں؟ (میں اس کی تصدیق نہیں کر سکتا کیونکہ آپ کو آپ کے حلقے کے لوگ اچھا خاصہ عالم جانتے ہیں اس لئے میں آپ کو لا یعلم (بے علم) تصدیق نہیں کر سکتا۔) جب صورت حال یہ ہے کہ آپ نہ مجتہد ہیں نہ جاہل تو آپ کو اس آیت سے کیا تعلق؟

مہربانی کر کے صاف صاف بتائیے کہ آپ مذکورہ دو فریقوں میں سے کس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟ اگر آپ حکم فاسئلوا کے مخاطب ہیں تو اپنے آپکو بے علم کہلانا پڑیگا۔ اگر اہل الذکر کے مصداق ہیں تو دائرہ تقلید سے باہر آنا پڑیگا۔ بہرحال آپ کے حق میں یہ شعر خوب موزوں ہے ؎

دو گونہ رنج و عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے صحبتِ لیلےٰ و فرقتِ لیلےٰ

ایک اور طرح سے | اچھا ہم مانے لیتے ہیں کہ آپ حکم فاسئلوا کے ماتحت مخاطب ہیں اور اہل الذکر سے مراد ائمہ مجتہدین ہیں۔ مگر یہ تو آپکو معلوم ہے کہ یہاں اہل الذکر مطلق ہے۔ جس کی کوئی قید مذکور نہیں اور مطلق کا حکم علمائے اصول کے نزدیک جو کچھ ہے وہ آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ وہ کہا کرتے ہیں۔ الاتی بای فرد کان اتیا بالمامور بہ۔ یعنی مطلق کے کسی فرد پر عمل کرنیوالا حکم کی تعمیل سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ علمائے اصول کے الفاظ میں اس کی مثال آیہ کریمہ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں قرآن کا جو حصہ آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔

اب اس حکم کے ماتحت نمازی سورہ بقرہ کی کوئی آیت پڑھے یا سورہ آل عمران کی، سورہ نساء کی آیت پڑھے یا سورہ اعراف کی۔ سورہ کوثر پڑھے یا سورہ اخلاص بہرحال حکم خداوندی کی تعمیل ہو جائیگی۔

اس اصول کے مطابق جتنے مجتہدین گذرے ہیں (چاہے چار ہوں یا چار سو۔ چار ہزار ہوں یا چار لاکھ) ان میں سے جس کسی کا اجتہادی قول کسی کے علم میں ہو وہ اس پر عمل کر کے فرمان ایزدی سے فارغ ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا کہ تمام اماموں کی جستجو کریں۔ صرف صحیح ترمذی دیکھ لیں جس کے ہر باب میں چند فقہائے کرام کے نام مرقوم ہیں ان میں سے جس کا قول سائل کی فہم کے زیادہ قریب ہو وہ اسی پر عمل کر کے اس حکم (فاسئلوا) کی تعمیل کر سکتا ہے۔ اس طرز عمل کو تقلید شخصی سے کیا تعلق؟ بلکہ اس سے تو تقلید شخصی کی تردید ہوتی ہے۔

مولانا! | جو فرق قضیہ مہملہ اور قضیہ مخصوصہ میں ہوتا ہے وہی فرق آپ کی تقلید شخصی اور آیت کے مصداق میں ہے (فافہم فانہ دقیق)

اظہار تاسف | علمائے مقلدین کہا کرتے ہیں کہ "اہل حدیث علوم آلیہ سے بے بہرہ ہوتے ہیں ان کا مبلغ علم زیادہ سے زیادہ ہدایت النحو اور بخاری شریف تک ہوتا ہے" مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخاطب علمائے مقلدین بالخصوص مسئلہ تقلید شخصی میں (جو اسلام کے دو بڑے فرقوں میں مابہ الامتیاز ہے) ان علوم (معقول اور اصول) کو کام میں نہیں لاتے شائد مضر جانتے ہیں۔ ہمیں اس بدگمانی کی ضرورت نہیں کہ وہ ان علوم سے واقف نہیں۔ ہاں اس امر کی شکایت ضرور ہے کہ وہ ان علوم سے کام نہیں لیتے ورنہ مسئلہ تقلید شخصی پانچ منٹ کا کام ہے۔ اب ہم اس نمبر کو بادل ناخواستہ اس شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائینگے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

(اہلحدیث)

(۲۱) ہر ایک مسئلے کا جواب دینے والا کوئی مجتہد ہوا بھی ہے؟ علم اصول کی مستند کتاب تلویح بر توضیح دیکھ کر جواب دیجئے کہ کس امام نے چالیس مسائل میں سے صرف چار مسئلوں کا جواب دیکر فرمایا تھا۔ باقی (چھتیس) میں نہیں جانتا۔ ایسا کہنے والا غالباً آپ کے نزدیک مجتہد نہ ہوگا۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ ایک بڑے امام نے فرمایا تھا۔ ما ادری ما الدھر (میں نہیں جانتا کہ زمانہ کیا چیز ہے) ایسا کہنے والا غالباً آپکے نزدیک قابل تقلید نہ ہوگا ؎

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی

(اہلحدیث)

(۲۲) "اصول حدیث" ائمہ نے بنائے؟ ذرا اس [illegible] کی تفصیل بتائیے؟ وہ کونسے اصول حدیث ہیں جو [illegible]

[illegible] - اہلحدیث [illegible]

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

میری وفات اور قادیان میں شادیانے

شور بختاں بآرزو خواہند * مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

"اہلحدیث" مورخہ ۴- نومبر میں ایک اقتباحیہ نوٹ نکلا تھا۔ جس میں بعنوان "آخری التماس" میں نے ایک حدیث کے ماتحت یہ اظہار کیا تھا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں یہ سال پورا کر سکوں یا نہیں۔ خدا جانے اس مسنونہ فقرے میں کیا بھرا تھا۔ ایک طرف احباب کرام کی طرف سے افسردگی کے خطوط آنے لگے اور دوسری طرف قادیان میں گھی کے چراغ جلنے لگے۔

احباب کو تو محبت کے ماتحت تصور موت کی وجہ سے صدمہ ہوا وہ پوچھنے لگے کہ آپ نے یہ فقرہ کیوں لکھا آپ کو کوئی خواب آیا ہے یا آپ کو کوئی القا ہوا ہے کسی نے حافظ شیرازی کی طرح سخاوت میں قدم مار کر اپنی زندگی ہبہ کرنی چاہی۔ جیسے حافظ شیرازی نے

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

کہہ کر اپنی سخاوت کا ثبوت دیا

میں ان احباب کی فیاضی کا شکرگذار ہوں اور انکی محبت کی قدر کرتا ہوں۔ مگر چونکہ ہماری جماعت اہلحدیث ہے اس لئے ان کو حدیث نبوی ہر وقت سامنے رکھنی چاہئے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے پیشاب کے بعد استنجا کر کے وہیں پاک مٹی پر تیمم فرما لیا۔ خادم نے ایک قریب مقام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ حضور وہاں پانی ہے (کیونکہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں) حضورؐ نے فرمایا

لعلی لا ابلغہ (مشکوٰۃ)

شائد میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں

یہ حدیث ہر مسلمان کو ملحوظ خاطر رکھنی چاہئے۔ اس کی تائید میں وہ حدیث بھی ہے جسکے الفاظ ہیں:۔

اذا اصبحت فلا تحدث بالمساء

جب صبح کرو تو شام کی باتیں مت کرو۔

ان دو حدیثوں اور انہی معنی کی اور بہت سی حدیثوں کی بنا پر اگر میں نے یہ فقرہ لکھ دیا تو دوستوں کے لئے مقام حیرت اور قادیان کے لئے مقام مسرت نہیں تھا۔ خدا کی شان قادیان کے اخبار میرے مقابلے میں اس بزرگ کو پیش کرتے ہیں جن کو وہ مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔ اور مقابلے میں کہتے کیا ہیں کہ

مولوی ثناء اللہ کو تو صرف اخبار کی سوجھی
مگر ہمارے حضرت بہت بلند خیالات
رکھتے تھے۔

مگر ان کو مقابلہ کرتے ہوئے یہ یاد نہ رہا کہ آپ کے حضرت وہی تو تھے جن کا الہام اپنی عمر کے متعلق بھی سچا نہ ہوا الہام تو یہ تھا کہ

میں تیری عمر اسیؔ سے کچھ کم یا زیادہ کروں گا؛

جس کی تشریح آپ نے یوں فرمائی کہ

میری عمر چہتر سے پچاسی سال تک ہوگی؛

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

مگر جو واقعہ ہوا وہ یہ ہے کہ بقول خود بتصریح حکیم نورالدین آپ ۶۹ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ایسے بزرگ سے میرا مقابلہ کرنا کہاں تک زیبا ہو سکتا ہے جن کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

آپ کی ہر ایک بات نرالی ہر ایک مقولہ سنہرا۔

الفضل ۱۹- نومبر کے نامہ نگار مولوی اللہ دتہ نے اسی مضمون میں لکھا ہے اور اس بات پر فخر کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ باوجود سخت مخالفت کرنے کے احمدیت کے مقابلے میں ناکام رہا کیونکہ اس کی مخالفت نے کوئی اثر نہ کیا بلکہ احمدیت دن بدن ترقی کرتی گئی۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اس جھوٹ کا ثبوت قادیانی تحریروں میں دکھاتا ہوں۔

۲۰- اکتوبر ۱۹۳۱ء کے الفضل میں جماعت احمدیہ کی تعداد تقریباً سات لاکھ سے زیادہ لکھی ہے اور ۱۷- جنوری ۱۹۳۵ء کے الفضل میں سرکاری مردم شماری کی بنا پر احمدیوں کا شمار سارے پنجاب میں ۵۶ ہزار لکھا ہے۔ اور باقی صوبوں میں معدودے چند۔ فرض کرو کہ باقی سارے صوبوں میں تعداد پنجاب کے برابر ہوگی۔ جو سب ملا کر ایک لاکھ ۱۲ ہزار سے زیادہ نہیں۔

کیا سات لاکھ سے ایک لاکھ تک پہنچنا ترقی ہے؟

مرزائی ممبرو! ہم تمہاری طرح زبانی باتیں نہیں کیا کرتے۔ ترقی کی تحریر دکھاؤ اور تنزل کی ہم سے لو۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴)

امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے بنائے تھے۔ ہاں ایک بات ضرور ملتی ہے کہ امام صاحب کے نزدیک حدیث مرسل (جسمیں صحابی کا نام مذکور نہ ہو) یا مجہول الحال راوی کی حدیث متروک نہ ہونی چاہئے مگر دوسرے ائمہ ایسی حدیث کو متروک قرار دیتے ہیں۔ اسی سلسلے میں آپ نے علم اصول کی اصطلاحات عام، خاص، مجمل، مشترک وغیرہ کی ایجاد امام صاحب سے منسوب کی ہے جو سراسر عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ ہمیں کسی معتبر کتاب کے حوالے سے بتائیے کہ ان اصول کے بانی ائمہ اربعہ میں سے کون کون تھے؟

ہماری تحقیق میں تو یہ سب متاخرین کی محنت کا نتیجہ ہے۔

مولانا! آپ جیسے معتبر بزرگ جن کی ساری عمر بحث مباحثہ اور اہل توحید کی تردید میں گذری ہو اور اپنے علم و فضل کے اعتماد پر اہل حدیث اور اہل تقلید میں مناکحت (رشتہ ناطہ) کو بھی ناجائز قرار دیا ہو اگر ایسی کچی کچی باتیں کریں تو آپ کے جواب میں اسکے سوا کیا کہوں ؏

ما ھکذا یا سعد تورد الابل

(اہلحدیث) (باقی)

ahmadimuslim.de

ادھر آپیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

اسکے علاوہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کان کھول کر سنو اور سوچ کر جواب دو اور یہ سمجھ کر جواب دو کہ سامنے کون ہے ؟

بتاؤ تمہارا مسیح موعود جس قوم کو خنزیروں کی طرح قتل کرنے آیا تھا اس قوم کی تعداد خاص ہندوستان میں اس کے ابتدائی دعوے کے وقت کتنی تھی اور آج کتنی ہے۔ کیا وہ مسیحی تلوار سے قتل ہو کر فنا ہو گئی ہے یا زندگی کے اعلیٰ مرتبے پر پہنچ چکی ہے۔

میں اس پہیلی کو ذرا صاف لفظوں میں بتا دیتا ہوں۔ عیسائی قوم کا شمار ہندوستان میں براہین احمدیہ کے زمانے میں پانچ لاکھ تھا۔ آج اس کا شمار ۶۲ لاکھ ۷۰ ہزار[1] ہے۔ دیکھو مسیحی جنتری بابت ۱۹۳۷ء

کیا ایسے واقعات کی رو سے میں اگر کہوں کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ ایسے ناکام رہے کہ ان کے حریف ان کے حق میں یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

بتائیے ایک طرف وہ بزرگ جو اپنے آپکو مسیح موعود ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ یعقوبؑ وغیرہ ناموں سے موسوم کرے اور کہے کہ ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور وہ جس قوم کو خنزیر جان کر قتل کر کے فنا کر دینے کا مدعی ہو وہ (اسکی مزعومہ مقتول) قوم اتنی ترقی کر جائے کہ پہلے کی نسبت تیرہ گنی چوگنی سے زیادہ ہو جائے اور دوسری طرف ایک ایسا شخص ہو جو ان انبیاء کے ناموں میں سے ایک نام بھی اپنے لئے تجویز نہ کرتا ہو بلکہ محض خادم دین ہونا اپنے لئے کافی سمجھتا ہو۔ اس کا حریف سات لاکھ سے صرف ایک لاکھ رہ جائے تو وہ ناکام سمجھا جائے۔ چہ خوش !

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب کا میرے ساتھ مقابلہ کرنے سے پہلے ان کے اور میرے دعاوی کا موازنہ بھی کر لینا چاہئے کہ وہ کن دعاوی کے مدعی تھے اور میں کس دعوے کا مدعی ہوں۔ وہ جملہ اوصاف سے موصوف ہونے کے مدعی تھے اور میں جملہ معاصی سے آلودہ۔ پھر ہمارا مقابلہ ہی کیا۔ ہاں یہ محض فضل الٰہی ہے کہ باوجود میری موت کے متعلق ان کی پیشگوئی ہونے کے آج تیس سال سے زیادہ گزر گئے ہیں کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے اور میں ابھی خدا کے فضل سے زندہ ہوں اور احباب قادیان کو یہ مسرت انگیز خبر سناتا ہوں کہ مرزا صاحب انہتر ۶۹ سال میں فوت ہوئے اور میں ستر سے متجاوز ہو گیا ہوں۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ آخر ایک روز جدائی ہونے والی ہے۔ استاد غالب مرحوم کا شعر اپنے معنی میں بہت موزوں ہے ؎

نظر میں ہے ہماری جادۂ راہِ فنا غالب
کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشاں کا

قادیانی دوست میری موت کے تصور سے بھی خوش ہوتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو میری زندگی سے بہت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اس لئے میں ان کی خدمت میں ایک بزرگ کا شعر پیش کر کے ختم کرتا ہوں ؎

اے دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
خندہ مزن کہ بر تو ہمیں ماجرا رود

متفق علیہ مسائل

سخت بھوک کی حالت میں ناروا غذا کا ثبوت

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈے نگر)

قرآن کریم نے سخت بھوک کی حالت میں حرام چیز کے کھا لینے کی اس وقت اجازت دی ہے جبکہ کوئی حلال غذا نہ مل سکے۔ اس پر بائیبل بھی متفق ہے :-

اس وقت یسوع سبت کے دن کھیتوں میں ہو کر گیا اور اُس کے شاگردوں کو بھوک لگی اور بالی توڑ توڑ کر کھانے لگے فریسیوں نے اعتراض کیا تو یسوع نے اُن سے کہا کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ جب داؤد اور اس کے ساتھی بھوکے تھے تو اُس نے کیا کیا وہ کیونکر خدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں جن کا کھانا نہ اس کو روا تھا نہ اُس کے ساتھیوں کو۔ (متی ۱۲)

(مرقس ۲) (لوقا ۶)

نوٹ :- کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (یوحنا) منو سمرتی میں لکھا ہے :-

دھرم اور ادھرم کے جاننے والے بھوک سے دکھی ہو کر حفاظت جان کے واسطے کتے کا گوشت کھانے کی خواہش کرنے پر بھی پاپ سے آلودہ نہیں ہوتے :

(منو ادھیائے ۱۰۔ فقرہ ۱۰۶)

(۲) بر وقت ضرورت مدافعانہ جنگ کا ثبوت

قرآن کریم نے ظالموں سے بدلہ لینے اور ان کی جنگوں کا مدافعانہ جواب دینے کی اجازت دی ہے۔ فرمایا :-

اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۔

(سورہ حج - پ ۱۷)

اس طرح بائیبل بھی اجازت دیتا ہے :-

مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اُسے لے اور اسی طرح جھولی بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔ (لوقا ۲۲)

اس میں مدافعانہ جہاد کی طیاری کا صاف بیان ہے علاوہ اسکے خود مسیح اپنی غرض بعثت بتلاتے ہیں کہ :-

" یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں " (متی ۱۰)

چنانچہ تلوار چلی بھی اور مسیح کے شاگرد پطرس نے تلوار سے ملخس نامی نوکر کا کان اڑا ہی دیا۔ (یوحنا ۱۸)

منو سمرتی میں تو جنگ کیلئے بہت اشارہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں :- (۱) لڑائی میں مار [illegible] لڑائی سے

[1] یہ تعداد تو ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی ہے - اب تو ۳۱ سے ۳۹ ہو گئی ہوگی۔

جوابات نصاریٰ - نئے مضمون کے اسلام پر اعتراضات اور ان کا مدلل جواب - از مولانا ثناء اللہ صاحب قیمت ۸ /

منہ نہ پھیر کر جو گستری ہوتا ہے وہ نرک (دوزخ) میں جاتا ہے" (منو ۷)

(۲) جب یہ معلوم ہو جاوے کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچیگی اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ہوگی تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے" (منو ۷)

ستیارتھ میں سوامی جی نے بھی ان حوالوں کو نقل کیا ہے۔ اسکے بعد سوامی جی نے لکھا ہے:۔

"جو دھارمک راجہ ہو اس سے کبھی مخالفت نہ کرے اور بدکردار (ادھرم) اگر طاقتور بھی ہو تو اسکو مغلوب کرنے کے لئے مذکورہ بالا تدابیر کو عمل میں لاوے" (دیکھو ستیارتھ چھٹا باب فقرہ ۴۸)

(فائدہ جلیلہ) اس حوالہ سے صاف معلوم ہوا کہ مذہبی نقطہ نظر سے جنگوں کا حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح سوامی جی نے دشمن کو تباہ کرنے اسکے ملک کو برباد کرنے کے سلسلہ میں قابل رحم جانوروں پر بھی ستم ڈھانے کا پرمان دیا ہے۔ چارہ پانی تک کے خراب کرانے کا حکم دیا ہے۔ (باب ۶۔ فقرہ ۵۲)

(۳) راستباز طالب ہدائت کو ہدائت ملتی ہے

قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کی رہنمائی سے وہی لوگ ہدائت یافتہ ہو سکتے ہیں جو مخلصانہ طور پر ہدائت کے طالب ہوں۔ جیسا کہ فرمایا:۔ ھدی للمتقین۔ اور جو طلب ہدائت کی بجائے سرکشی کرتے ہیں انہیں ہدائت تو کجا بلکہ ان کے گمراہ دلوں پر خداوندی مہر پڑ جاتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

ختم اللہ علی قلوبھم

اس مضمون پر بائیبل بھی متفق ہے:۔

"خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا" (خروج [illegible])

دوسری جگہ ہے:۔

"خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ میں نے ہی فرعون اور اس کے نوکروں کے دل کو سخت کر دیا ہے" (خروج [illegible])

دوسری جگہ ہے۔ "[illegible] نے [illegible] کی آنکھوں کو اندھا اور ان کے دل کو سخت کر دیا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آنکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع کریں" (یشعیاہ [illegible]) ایضاً یوحنا [illegible])

اسی طرح بھومکا میں سوامی جی نے دو جگہ لکھا ہے کہ ایشور کہتا ہے میں بدکردار ظالموں کو کبھی آشیرباد نہیں دیتا۔ (رگوید بھومکا ص۲۳۹ ایضاً ص۳۱۶)

یہ حوالہ قرآن کے مذکورہ مضمون کے بالکل موافق ہے جس طرح یہاں بدکردار اور سرکش کے سرکشی پر ایشور کی اس طرح مہر ہوئی ہے کہ اُسے کبھی آشیرباد نہ ملے گی۔ اسی طرح قرآن کریم کی منقولہ بالا آئت میں ارشاد ہوا ہے۔

(۴) تعدد ازواج کا ثبوت

قرآن کریم نے مختلف مصلحتوں کا لحاظ کرتے ہوئے ایک سے زائد چار عورتوں تک منکوحہ بنانے کی اجازت دی ہے اور وہ بھی اس شرط سے کہ باہمی عدل قائم رکھ سکے۔

بائیبل بھی اس پر متفق ہے:۔

"اسحاقؑ کے بڑے صاحبزادے عیسو کے نکاح میں کئی بیویاں تھیں" (پیدائش ۲۶/۳۴۔ ایضاً ۲۸/۹)

اسحاق کے چھوٹے صاحبزادے یعقوبؑ کے نکاح میں چار بیویاں تھیں" (پیدائش ۲۹/۹۔ ایضاً ۳۰/۲۸)

"حضرت سلیمان کے صاحبزادے اصبعام کے نکاح میں اٹھارہ بیویاں تھیں" (تواریخ دوم ۱۱/۲۱)

اسی طرح حضرت داؤد کے نکاح میں ۹۹ بیویوں کا ہونا ثابت ہے (دوم سموئیل [illegible]) اور سلیمانؑ کے عقد میں تین سو خواتین کا ہونا ثابت ہے اول سلاطین ۱۱/۳ (کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (یوحنا)

اگر تعدد ازواج ناجائز ہوتا تو اس کی ممانعت منقول ہوتی جس طرح کسدن اور یا کو خلاف شریعت منکوحہ بنا کر رکھنے پر حضرت داؤد کو بقول بائیبل تنبیہہ کی گئی۔

ہندوؤں کی معتبر ترین کتاب منو سمرتی سے بھی تعدد ازواج ثابت ہے۔ ایک مقام پر منو جی فرماتے ہیں

"ایک کی دو زوجہ ہیں اور چھوٹی زوجہ سے لڑکا پہلے پیدا ہوا اور بڑی زوجہ کے پیچھے ہوا۔ اس مقام پر تقسیم حصہ کس طرح کرنا چاہئے؟" (منو ۹/[illegible])

خود کرنے والوں کے لئے تعدد ازواج کا مسئلہ یہاں صاف معلوم ہو سکتا ہے۔

دوسری جگہ حکم ہے:۔

"پہلی عورت موجود ہو اور بھگشا سے دولت فراہم کر کے اس روپیہ سے دوسری شادی کرے" (منو [illegible])

منو میں متعدد حوالے تعدد ازواج کے موجود ہیں مگر اسلام کی خوبی اس سے اور بڑھ گئی کہ اس نے تعداد کو محدود اور محدود کو مشروط کر دیا۔

(۵) طلاق بوقت ضرورت جائز ہے

قرآن کریم نے انسانی حوائج اور مصلحتوں کا لحاظ فرما کر مرد کو عورت کے چھوڑ دینے کی اجازت دی ہے۔ اور طلاق دینے کے بعد متواتر دو ماہ تک رجعت کا حق دیا ہے کہ اگر شوہر اپنی غلطی پر نادم ہو تو اس مدت تک رجوع کرے لیکن اگر عورت کی بداطواری یا بدزبانی سے عاجز ہو تو پھر تیسری طلاق دیکر معاملہ ختم کر دے۔

اس پر بائیبل متفق ہے:۔

"اگر مرد کسی عورت سے بیاہ کرے اور پیچھے اس کے کچھ ایسی بیہودہ بات پائے جس سے اس عورت کی طرف اُس کی التفات نہ رہے تو وہ اس کا طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالہ کر دے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے" (استثنا ۲۴/۱)

ساتھ ہی مسیحؑ کی بھی اسپر تصدیق ہے فرماتے ہیں:۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں ایک نقطہ یا ایک شوشہ تورات سے ہرگز نہ ٹلیگا" (متی ۵/۱۷)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں" (یوحنا [illegible])

منو جی بھی طلاق کی اجازت دیتے ہیں:۔

"جس عورت کے اوپر شوہر نے دوسرا بیاہ کیا اور وہ عورت غصہ ہو کر گھر سے نکل جاتی ہو تو اس کو روک کر گھر میں رکھنا یا خاندان کے روبرو ترک کرنا چاہئے" (منو ۹/۸۳)

[illegible] (۸۴)

ahmadimuslim.de

اس میں مسئلہ طلاق کی صریح اجازت ہے مگر ان شرائط کے ساتھ نہیں جو اسلام نے حکیمانہ طور پر اس موقعہ کے لئے ملحوظ رکھی ہیں۔

(۶) عورت کا خاص آیتوں اور مخصوص ایجاب وقبول سے منکوحہ بننا

قرآن کریم نے گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول اور تقرر مہر اور خطبہ نکاح کے بعد عورت کو منکوحہ قرار دیا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ اس پر نادان لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ عورت اگر پہلے سے حلال تھی تو پھر ان قیود شرعیہ کی ضرورت ہی کچھ نہیں اور اگر پہلے سے حرام تھی مگر ان مخصوص قیود کے بعد حلال ہوتی تو پھر ہر حرام عورت کو ان قیود پر عمل کرنے کے بعد حلال کر سکینگے چاہے وہ کوئی ہو۔ اس لئے ہم عیسائی مذہب اور آریہ ہندو دھرم سے بھی خاص قیود کی پابندیوں کے بعد نکاح ہونے کا مسئلہ دکھاتے ہیں۔

عیسائی مذہب کی معتبر کتاب دعائے عمیم میں یوں لکھا ہے:۔

"پادری مرد سے یہ کہے فلانے کیا تو اسی عورت کو اپنی بیاہتا جورو ہونی قبول کرتا ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب نکاح کی پاکیزہ حالت میں اس کے ساتھ زندگی گزارے آیا تو اسی سے محبت رکھیگا اسکو تسلی دیگا اس کی عزت کریگا۔ بیماری میں اس کی خبر گیری کریگا مرد جواب دے کہ "ہاں البتہ" تب پادری عورت سے کہے کہ فلانی کیا تو اس مرد کو اپنا بیاہتا شوہر ہونا قبول کرتی ہے آیا تو اس کے حکم میں رہیگی اور اس کی خدمت کریگی اس سے محبت رکھے گی اس کا ادب کریگی عورت جواب دے "ہاں البتہ"

(دعائے عمیم ص ۲)

ہندو دھرم کی معتبر کتاب "منوسمرتی" میں لکھا ہے:۔

"باقاعدہ طور پر جو اقرار لڑکی اور لڑکے میں ہوتے ہیں انہیں سے بواہ (بیاہ) جائز کہلاتا ہے۔ اور ساتویں منتر سے جو ساتواں بھانور ہوتا ہے۔ اسی سے بواہ کی تکمیل ہوتی ہے اس کے بعد لڑکی زوجہ کی درجہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ (منو ۸ ۲۲۷)

ہر دو مذہب کے حوالوں سے ہمارے دعویٰ کی تصدیق ہوئی۔

لطیفہ) سنا ہے کہ کسی مذہبی جلسہ میں کسی آریہ نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اسلام میں جو جانور بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے کے بعد حلال ہوتے ہیں آیا وہ ذبح کرنے سے پہلے حرام ہوتے ہیں یا حلال۔ اگر پہلے ہی سے حلال ہوتے ہیں تو اس خاص طریق پر عمل کرنے کی ضرورت ہی نہیں اور اگر پہلے حرام تھے بعد ذبح بہ بسم اللہ کے حلال ہوئے تو ہر جانور حتیٰ کہ سؤر، کتا بھی حلال کر سکتے ہیں۔ حاضرین میں سے مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے نہایت معقول جواب دیا۔ فرمایا۔ پنڈت جی! خاص منتروں سے پہلے عورت غیر منکوحہ حلال ہوتی ہے یا حرام جس شکل کے آپ قائل ہونگے اسی شکل پر آپ کا یہ اعتراض عائد ہوگا۔ پنڈت لاجواب اور مغلوب ہوگیا

(۷) توحید خداوندی کا ثبوت

قرآن کریم نے جگہ جگہ فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ صرف ایک ہی ذات ہے اور اس پر دلائل بھی معقول رنگ میں دیئے ہیں۔ ہم دکھاتے ہیں کہ یہی عیسائی اور آریہ دھرم کا بھی اصل اصول تھا۔

بائیبل میں ہے:۔

نیک کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا (مرقس ۱۰ باب ۱۸ متی ۱۹ باب ۱۷)

دوسری جگہ ہے کہ

"ایک فقیہ نے پوچھا کہ سب حکموں میں اول کونسا حکم ہے۔ یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے لے اسرائیل سُن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲ باب ۲۸ متی ۲۲ باب ۳۷۔ لوقا ۱۰ باب ۲۷۔ ایضاً استثنا ۶ باب)

ان حوالوں سے توحید خداوندی صاف ظاہر ہے۔

سوامی جی بھومکا میں لکھتے ہیں:۔

ویدوں کی وحدانیت۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:۔

"اُس پرمیشر کے علاوہ کوئی بھی دوسرا تیسرا چوتھا پانچواں، چھٹا ساتواں آٹھواں نواں یا دسواں ایشور نہیں ہے" (رگ وید بھومکا ص ۱۹۳ بحوالہ الصرف)

اور بھی متعدد حوالے ہیں جو بھومکا میں جگہ بہ جگہ موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۲۲ ۔ صفحہ ۷۲ وغیرہ۔

ناظرین کرام! یہ چند عبارات اس قسم کے ہیں جن کو تینوں مذہبوں کا متفق علیہ قرار دیا جا سکتا ہے اس قسم کے بہت سے جزئیات اور بھی ہیں جن کو اگر شائع کیا جائے تو امید ہے کہ عوام بلکہ اوسط درجہ کی لیاقت رکھنے والے بھی خاص طور پر مستفید ہوں۔ اخباری دنیا کی تنگی مانع ہے کہ ان ضروری ترین مسائل کو مبسوط لکھا جاوے ورنہ یہ مسائل اپنی اہمیت کے لحاظ سے متعدد حوالوں اور رفع ایرادات کے ساتھ ساتھ مزید بسط و تفصیل کے طالب ہیں۔ امید ہے کہ مخلص علماء کرام اس رنگ میں بھی مضامین روانہ فرمائینگے۔

(خادم عبدالرؤف مدرس جھنڈے نگر بستی)

تقابل ثلاثہ مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں تورات، انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل الوکھا ہے۔ کتابت، کاغذ، طباعت عمدہ۔ قیمت ۸ر

نماز اربعہ مصنفہ مولانا صاحب ممدوح۔ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (مسلمانوں، عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نمازمیں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۲ر

نوید جاوید عیسائیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ عیسائیت کی طرف سے جو بھی آئندہ اعتراض ہونگے ان سب کا اس میں مدلل جواب دیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

(۸۸) اسلامی ... تعلیمات کی فضیلت ... عیسائیت ... قیمت ۲ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

شیعہ کی شہادت برعدم وراثت

(از قلم مولوی عبد المتین صاحب احمد پور شرقیہ)

مشو ہم پنجہ با من گرچہ سحر سامری داری
زبانم در سخن گفتن ید بیضا ست مے گویم

شیعہ صاحبان بہت شور وغل مچا رہے ہیں کہ صدیق اکبر نے کیوں ورثہ نہ دیا اور آئت یوصیکم اللہ فی اولاد کم الخ کا کیوں خلاف کیا وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ محققین اہل سنت سابقین وحاضرین نے اس کے جوابات لفیہ مسکتہ تقریراً وتحریراً بیان فرما دئیے ہیں مگر نہ تسلیم اور نہ ماننے کا کوئی علاج نہیں ہے۔ سوائے اسکے کہ

واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم

اب بندہ بھی اس مسئلہ وراثت کو مختصراً محض کتاب شیعہ کافی، کلینی مصدق ومہر شدہ امام غائب مہدیؑ سے بطرز جدید ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ رئیس الانبیاء رسول کریم اور ائمہ کرام اہل بیتؓ تقسیم وراثت کے حکم سے قطعاً جدا ہیں اور آئت یوصیکم سے بالکل ہی مستثنیٰ ہیں۔ یہ آئت ان حضرات کے ماسوا باقی افراد امت کے لئے ہے۔ وہو ہذا۔ بتوفیق اللہ المتین۔

فروع کافی لکھنؤ ج ۱ صنہ میں ہے کہ

سمعت اباعبد اللہ (امام جعفر صادق) یقول

یامن اعطانا علم مامضی ومابقی۔ یعنی اے وہ خدا جس نے ہم کو تمام پہلا پچھلا علم دیدیا ہے۔

نیز اصول کافی لکھنؤ صہ ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ میں ہے کہ

باب ان الائمۃ علیھم السلام یعلمون متیٰ یموتون وانھم لا یموتون الا باختیار منھم

یعنی ائمہ اہل بیت اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور فوت بھی اپنے اختیار سے ہوتے ہیں۔

آگے فرمایا کہ:۔ قال ابوعبد اللہ علیہ السلام ان امام لایعلم مایصیبہ والیٰ مایصیر فلیس ذلک بحجۃ اللہ علیٰ خلقہ۔ یعنی جو امام اپنے آنے والے تمام حالات کا پورا علم نہ رکھے وہ اللہ کی طرف سے سچا امام نہیں ہے۔

آگے فرمایا:۔

باب ان الائمہ علیھم السلام یعلمون علم ماکان ومایکون وانہ لا یخفی علیھم شئی۔

یعنی ائمہ اہل بیت تمام اگلے پچھلے علموں ومغیبات کو جانتے ہیں۔ ان پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

آگے فرمایا:۔ سمعوا اباعبد اللہ یقول انی لا علم مافی السموات ومافی الارض واعلم مافی الجنۃ واعلم مافی النار واعلم ماکان ومایکون الخ۔ یعنی امام جعفر صادق فرماتے تھے کہ میں تمام آسمانوں اور زمین اور بہشت اور دوزخ والی چیزوں کو جانتا ہوں اور تمام علوم و اشیاء سابقہ اور آنیوالی کو بخوبی جانتا ہوں۔

ان روایات سے آشنا پتہ چلا کہ ائمہ دوازدہ کو سب علم ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کہاں سے ملا۔ تو اسی اصول کافی صہ ۱۳۶ ۱۳۷ میں ہے کہ

ان الائمۃ ورثوا علم النبیؐ۔ نیز قال ابوعبد اللہ ان ورثنا محمدا۔ نیز ان اللہ جمع لمحمد علم الانبیاء وانہ جعل ذٰلک کلہ عند امیر المؤمنین

یعنی ائمہ اہل بیت نبی کریمؐ کے علم کے وارث بنے ہیں اور امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ ہم اہل بیت محمدؐ کے وارث بنے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کا علم نبی کریمؐ کو دیا اور نبی کریمؐ نے وہی سب علم آگے حضرت علیؓ کو دیا۔

نیز فروع کافی ج ۳ صنہ کتاب روضہ میں ہے:۔ فلما انقضی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوتہ واستکمل ایامہ اوحی اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ الیہ یا محمد قد قضیت نبوتک واستکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمان والاسم الاکبر ومیراث العلم وآثار علم النبوۃ فی اھل بیتک عند علی بن ابی طالب علیہ السلام الخ

یعنی جب نبی کریمؐ نے اپنی نبوت اور زندگی کو پورا کر لیا اور نبھا لیا تو اللہ پاک سے حکم آگیا کہ اے محمدؐ تم نے اپنی نبوت اور اپنی زندگی کو مکمل کر لیا ہے۔ پس اب اپنا تمام علم اور ایمان اور اسم اکبر اور میراث العلم اور آثار علم نبوت کے اہل بیت حضرت علی بن ابی طالب کو دیدو اور سونپ دو۔

اس روائت سے بھی وہی ثابت ہوا کہ اہل بیت کو جو کچھ بھی ملا وہ حضرت نبی کریمؐ والا علم اور ایمان وغیرہ تھا۔

اب ان حوالجات مذکورہ سے بلا دریغ ظاہر ہو گیا کہ شیعہ کے نزدیک خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت خصوصاً ائمہ دوازدہ کو سب کے سب کو تمام مغیبات اور علوم ظاہریہ و باطنیہ علم ماکان ومایکون وغیرہ حاصل وموجود تھے (جہاں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ وما یعلم الغیب الا اللہ)

پس اس نتیجہ ظاہر ہونے کے بعد اب پڑھو سورہ نساء کی آئت ورثہ یوصیکم اللہ فی اولادکم ..... لا تدرون ایھم اقرب لکم نفعاً ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آئت وراثت والے حکم میں ان لوگوں اور افراد امت کو مخاطب کرکے تقسیم وراثت کا حکم فرمایا ہے کہ جن کو کم سے کم اپنے اقرباء و رشتہ داروں کے درجوں اور قریب وبعید وغیرہ ہونے کا کچھ بھی علم وپتہ ودرایت نہ ہو نہ کہ وہ لوگ مخاطب ہیں جو کہ علم ماکان ومایکون رکھتے ہوں ولا غبار علیہ۔

پس آخر شیعہ مذہب نے بھی شہادات معتبرہ دیکر اس آئت کو افراد امت کے لئے خاص اور اخص کرا دیا اور نبی کریمؐ واہل بیت کو مستثنیٰ کرا دیا۔

وھو المراد عند نا الفضل ماشھدت بہ الاعداء

امید ہے کہ اب حضرات شیعہ اپنی کتب کو مانتے ہوئے حضرت صدیق اکبر ابو بکرؓ خلیفہ اول بلا فصل پر کوئی حرف نہ گیری کریں گے۔ لیکن واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔ فقط والسلام!

نوٹ:۔ ناظرین حضرات اس شیعہ کے سلوک کی طرف بھی ذرا غور فرمائیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت اپنا علم اور ایمان وغیرہ حضرت علیؓ کو دیدیا۔ عیاذاً باللہ المتین۔ (۸۹)

تصوف

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

لفظ تصوف کی اصلیت کے متعلق عرفاء میں مختلف روایات رائج ہیں۔ چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ تصوف صوف سے ماخوذ ہے اور لفظ صوف کے معنے اُون کے ہیں۔ اور یہ لفظ صوفیہ کے لباس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ اکثر صوفیاء کرام موٹا کپڑا یا ٹاٹ کا لباس پہنا کرتے تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ چونکہ متصوفین صفائی قلب میں مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے تصوف کو لفظ صفا سے اخذ کیا گیا ہے۔ صفا کے معنے طہارت کے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ تصوف درحقیقت یونانی لفظ صوفس کا مشتق ہے۔ لفظ صوفس کا ترجمہ عقل و حکمت ہے۔ مگر میری نظر میں دوسری روائت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس روائت میں بہت سے عرفاء متفق ہیں۔ چنانچہ حضرت جنید ؒ سے منقول ہے :۔

انما سمیت الصوفیۃ صوفیۃ لصفاء قلوبھم او لصفاء معاملاتھم۔ یعنی بے شک صوفیہ کو ان کے معاملات اور دلوں کی صفائی کے سبب سے صوفیہ کا نام دیا گیا ہے۔

علم تصوف کی بنا کی متعلق بھی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض کا قول ہے کہ تصوف ہندو فلسفہ سے پیدا ہوا ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ ارسطو کی تعلیمات کا اثر ہے لیکن یہ تمام قیاسات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ علم تصوف خاص مسلمانوں کے تقویٰ کا نتیجہ ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کا پتہ ملتا ہے۔

اب دیکھنا چاہئے کہ تصوف کیا ہے۔ حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی حقیقت محمدیہ میں حضرت شیخ جنید ؒ بغدادی کا اصول قول تصوف کی ماہیت میں نقل کرتے ہیں :۔ التصوف ھو ان یمیتک عنک ویحییک بہ۔ یعنی تصوف کا مطلب یہ ہے کہ خدا تجھ کو خودی سے مار ڈالے اور حق سے زندہ کرے۔

شیخ عبداللہ (یمنی) ۔ ۔ نے ایک مرتبہ حسن بصری سے سوال کیا کہ صوفی کون ہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ھو الذی یکون فی وجھہ حیاء و فی عینہ بکاء و فی قلبہ صفاء و فی لسانہ ثناء و فی یدہ عطاء و فی وعدہ وفاء و فی نطقہ شفاء۔

یعنی صوفی وہ ہے جس کے چہرے پر حیا اور آنکھوں میں گریہ، دل میں پاکی، زبان پر تعریف، ہاتھ میں بخشش وعدہ میں وفا اور بات میں شفا ہو۔

اور حضرت ابوسعید ابن ابوالخیر سے تصوف کی ماہیت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ تیرے دماغ میں ہے نکال دے، جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے پھینک دے اور جو تیرے پاس آوے اسکو مت لٹا۔ بس یہی تصوف ہے۔

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ تصوف باطل کو بھگاتا ہے خودی اور نفس کو برباد کرتا ہے، شہوانی خیالات کو روکتا ہے، دل کو پاک کرتا ہے، خدا سے ملاتا ہے اور معرفت کے ناہموار مدارج سے بآسانی گزارتا ہے۔

اور حضرت ابوالحسن فرماتے ہیں کہ تصوف نہ تو قانون ہے اور نہ ہی قاعدہ۔ کیونکہ اگر قانون ہوتا تو پابندی اور تعمیل سے اس کا فائدہ حاصل کیا جاسکتا۔ اگر قاعدہ ہوتا تو علم سے ظاہر ہوتا بلکہ تصوف دل کا روزن ہے

حضرت جامی فرماتے ہیں کہ اگر خدا تم سے دوری چاہے تو کوئی رہبر تم کو اس کے نزدیک نہیں لیجا سکتا۔

جناب حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :۔ العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم ضلال۔ یعنی علم بے عمل عذاب ہے اور عمل بے علم گمراہی۔

تصوف کا حقیقی مقصد فانی فی اللہ اور باقی باللہ یعنی خدا کی عبادت میں برباد ہو جانا اور خدا کی خوشنودی کے ساتھ دائم رہنا ہے۔ اور یہ علم حصولی نہیں بلکہ حضوری ہے۔ صوفیہ کے اصل مطالب فنا بقا شہود اور استغراق ہیں۔ اور یہ مطالب شرع شریف سے مستفاد ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں مذکور ہے :۔

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تراہ فانہ یراک ۔ یعنی احسان یہ ہے کہ تو خدا کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو بے شک وہ تجھ کو دیکھتا ہے چنانچہ اس عبادت کو تصوف کی اصطلاح میں دوام حضوری یا فنا قلب کہتے ہیں۔ یعنی دل اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سوائے اور کسی چیز سے تعلق نہ رکھے اور اس کی عبادت میں ہلاک ہو جاوے اور اپنے نفس کو بھول جائے چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں الا ان فی جسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب۔ خبردار رہو بنی آدم کے بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جو اچھا ہو تو تمام بدن اچھا ہوتا ہے اور اگر فاسد ہو جاوے تو تمام بدن فاسد ہو جاتا ہے خبردار وہ دل ہے

شرع شریف اونچی آواز سے اخلاق رذیلہ کو حرام اور اخلاق حمیدہ کو واجب قرار دیتی ہے۔ اگر ہماری نماز و روزہ میں اخلاص نہ ہو اور ہم کو اجر نہیں ملتا اور خدا کی قربت حاصل نہیں ہوتی۔ تصوف میں اس حالت کو بقا نفس تعبیر کرتے ہیں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتیٰ احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ الحدیث

یعنی میرا بندہ ہمیشہ نوافل سے میری قربت چاہتا ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میں اس کی سماعت کروں۔ اور وہ میری بات سُنے۔ چنانچہ لفظ لایزال سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ قربت کے درجے منتہی نہیں ہوتے۔

انسان کی زندگی سے کیا غرض ہے۔ تمام دنیا کے آدمیوں کی زندگی کو اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ زندگی سے غرض خوشی ہے خواہ وہ خوشی دنیا کی ہو یا عقبےٰ کی۔ چنانچہ قرآن شریف میں ارشاد ہے

(خون شہادت کے دو قطرے ۔ سرمد شہیدؒ اور حلاج منصورؒ کے حالات از مولانا ابوالکلام آزاد۔ قیمت ۲ر (منیجر)

بات خود ہے ۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۔ انسان کی زندگی سے غرض پیدائش کی عبادت ہے۔ مگر عبادت کے لئے تزکیۂ نفس کی ضرورت ہے۔ زیادہ طول دینا فضول ہے۔ اخبار کے کالم اس سے زائد کے متحمل نہیں۔ آج اگر غور سے دیکھا جائے تو ہند کے بہت سے گدی نشینان قبور اس امتحان میں

ڈبل فیل ہیں۔ مگر اپنے نام کے ساتھ صوفی کے لفظ کو بدنام کر رہے ہیں۔ سب دنیا کے لوٹنے کے بھیڑیے ہیں کسی ایک میں بھی نشان صوفی موجود نہیں پایا جاتا مگر افسوس کہ دنیا نے ابلیس کے سکھلانے پر کیسے دام فریب کے جال بچھا رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پناہ دیوے۔ آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مسئلہ توبہ میں دو مذہبی جماعتوں کا باہم اتفاق

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈے نگر بستی)

ہندوستان میں عیسائی اور آریہ حضرات کئی دن جن اسلامی اصولوں پر اعتراضات کرتے ہیں ان میں سے ایک متفق علیہ مسئلہ اصول توبہ ہے۔ لیکن اپنی غفلت سے یا مغالطہ دہی کی خاطر اس کو بھی وہ نزاعی مسائل میں شمار کرتے ہیں اور بنا بریں توبہ پر یہ نامعقول اعتراض کرتے ہیں کہ جب کسی گناہ کے توبہ سے معافی مل جاویگی تو گناہگار معصیت پر جری ہوگا اور یہی خیال کرے گا کہ گناہ کرو پھر توبہ سے معافی مل جاویگی تو لازمی طور پر گناہوں کی زیادتی ہوگی اور امن عالم کی خرابی و بدنظمی ہوگی۔ اس لئے معلوم ہوا کہ توبہ کا قانون درست نہیں۔

لیکن جیسا کہ ہم بتلا چکے ہیں یہ مسئلہ نزاعی نہیں ہے اس لئے ہم ان سے یہی کہیں گے کہ جب آپ کا بھی یہی اصول ٹھہرا تو آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔ اب وہ حوالہ سنئے جن سے عیسائی مذہب میں توبہ مسلمات سے ثابت ہوتا ہے۔

عہد عتیق کی کتاب تواریخ دوم باب ۷ میں لکھا ہے:
"تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بن کر دعا مانگیں اور اپنی بری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سن کر ان کا گناہ معاف کرونگا"۔

اسی طرح حزقیاہ کے باب اول میں درس ۱۶ سے ۲۰ تک توبہ اور عفو گناہ کا مفصل بیان ہے۔ متی کے ناظرین پر پوشیدہ نہیں کہ مسیح نے یسعیاہ نبی کا بہت کثرت سے حوالہ دیا ہے۔ دیکھو متی ۱۲ ایضاً متی ۱۳ ایضاً متی ۱۵ وغیرہ۔ اس لئے یسعیاہ کے اندر مسئلہ توبہ کا ہونا نہایت زبردست ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں مسیح نے ایک جگہ "یوحنا" میں فرمایا ہے کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں، اسی طرح ایک جگہ فرمایا یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں (متی ۵) اس لئے عہد عتیق کے حوالجات بھی استدلال میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ شائد کسی عیسائی کو عہد جدید سے حوالہ مطلوب ہو اسلئے وہ بھی مندرج ہیں۔ مسیح فرماتے ہیں:-

"میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں۔ بلکہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے (لوقا ۱۳)" ایک جگہ ہے "میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ننانوے راستبازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گنہگار کی نسبت آسمان پر زیادہ خوشی ہوتی ہے (لوقا ۱۵) ایک جگہ ہے۔ جب تم دعا مانگو تو کہو اے باپ تیرا نام پاک مانا جاوے۔ ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں (لوقا ۱۱)

ناظرین کرام! ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ مسئلہ توبہ میں عیسائی بالکل متفق ہیں اور ساتھ ہی ایک مسئلہ کفارہ کا ابطال بھی ہو گیا۔

توبہ سے مسئلہ کفارہ کا ابطال اس طرح ممکن خیال ہے کہ ہم اسے اصلی بدیہیات سے کہیں تو کہہ سکتے ہیں چونکہ بقول عیسائیاں مسیح گنہگار انسانوں کی عفو گناہ کی خاطر کفارہ ہو چکے ہیں۔ اسلئے مسئلہ توبہ کے پیش نظر یہ سوال عائد ہوتا ہے کہ اگر کفارہ کے ذریعہ سے بخشش ہو چکی ہے تو اب عفو گناہ کی دعا کس لئے کی جاتی ہے اور کس چیز کی بخشش طلب کی جاتی ہے اور اس قدر شد و مد سے کیوں کہا جاتا ہے کہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ آخر نجات و بخشش کے درست ہونے کے تقدیر پر ہلاکت کیسی۔ اس لئے یقیناً مسئلہ کفارہ غلط ہے۔ شائد یہی وجہ ہے کہ عیسائی اسلامی اصول توبہ پر معترض ہوتے ہیں اور لوگوں کو اس قانون کی صحت سے غافل رکھنا چاہتے ہیں کہ کل کو اس کے صحت مان لینے سے کفارہ پر اعتراض ہوگا۔ اب وہ حوالجات مندرج ہیں جن سے آریہ دھرم میں توبہ کا اصول ثابت ہوتا ہے۔

"اے پرماتما آپ ہم کو پاپ کے چین کے ٹیڑھے راستہ سے الگ کیجئے۔ ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپ کی ستتی (تعریف) کرتے ہیں کہ آپ ہم کو پاکیزہ کیجئے" (دیکھو وید بحوالہ ستیارتھ باب ۷ صفحہ ۲۵۲)

ایک جگہ یہ استدعا ہے:-

"ہماری جہالت اور پاپ کو دور کر کے عیب اور گناہ سے پاک کیجئے" (دیکھو وید بحوالہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۵۳)

ان سب سے مسئلہ توبہ کی تائید صاف طور پر ہو رہی ہے۔ پاپ اور گناہ سے پاکیزہ کرنے کی صرف عاجزانہ خواہش کی جا رہی ہے جو بجنسہ اسلامی توبہ ہے اگرچہ ستیارتھ اور بھومکا اور منوسمرتی کے متعدد حوالجات توبہ کی صریح تائید میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر علاوہ طوالت کے دو حوالوں کو کافی سمجھ کر معروض ہے کہ مسئلہ توبہ میں آریہ بھائی ہم سے بالکل متفق ہے اور ساتھ ہی مسئلہ تناسخ کی غلطی بھی ظاہر ہوئی۔

توبہ سے مسئلہ تناسخ کی غلطی اس طرح ظاہر ہوتی ہے

ahmadimuslim.de

کفارہ ملنے پہ جانتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ اپنے مخلوق کے پاپ کو بھی معاف نہیں کرسکتا۔ (ستیارتھ صلہ۲۹ باب) اور انسانوں کو طرح طرح کے جون میں انکے گناہوں کے سزا کے لحاظ سے لے جاتا ہے۔ بس اگر گناہوں کی سزا سے رہائی نہیں مل سکتی تو یجروید میں گناہوں اور پاپ سے نجات یافتہ اور پاکیزہ ہونے کی استدعا کیوں سکھلائی جا رہی ہے۔ کیا اس خدا سے جو کسی طرح بخش نہیں سکتا اس سے بخشش کی دعا کرنا اور معافی کی التجا کرنی بالکل لغو نہیں ہوتی۔ پھر ایسی لغو دعا بھگوان جی نے اپنی الہامی کتاب (یجروید) میں کیوں سکھلائی۔ پس خداوند تعالیٰ سے پاپ اور گناہ کی معافی کی استدعا جو خود پرمیشور کی سکھائی ہوئی ہے صاف بتا رہی ہے کہ تناسخ کا عقیدہ بالکل غلط ہے اور بعد میں لوگوں نے جہل کرکے جہالت سے اپنا عقیدہ بنا لیا ہے۔

اب رہا عفو گناہ سے جرأت علی المعصیت کا سوال تو اس کے لئے ایک مثال قابل غور ہے۔ جس طرح ایک لائق حکیم سے جس نے مہلک امراض دل وسِل کیلئے مفید اور مجرب نسخہ ایجاد کیا ہو۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حکیم جی مجرب نسخے نہ ایجاد کیجئے ورنہ دق وسل جیسے امراض پر سب جری ہو جاویں گے۔ اسیطرح خداوند عالم پر اسکے مفید نسخہ "توبہ" کے اجراء کے سبب یہہ حرف گیری نہیں ہو سکتی کہ لوگ مہلکات شریعت گناہوں پر جری ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ شریعت نے صاف بتلا دیا ہے کہ توبہ اسی وقت مقبول ہے جب تک کہ وہ لم یصروا علیٰ ما فعلوا کے مصداق ہونگے جس سے گناہوں پر جرأت اور اصرار کی جڑ ہی کٹ جاتی ہے اور اس سوال کی نوبت ہی نہیں آتی ہے۔

آخر میں ہم آریہ سماج وعیسائی حضرات کی خدمت میں عرض کرینگے کہ متفق علیہ مسائل کو نزاعی نہ بناویں۔

نماز کی تاکید اور توصیف

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب از کوٹلی لہاران مغربی)

زمین وآسمان ومافیہا نباتات حیوانات جمادات چاند سورج ستارے شجر وحجر جن وملائکہ خدا کی یاد اپنے خالق حقیقی کے ذکر پرمیشور کی بھگتی میں مشغول جل مجدہ تعالیٰ کی عبادت میں منہمک ہیں۔ فرمایا اللہ رب العزت نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ (پ۱۵ بنی اسرائیل) سب چیزیں خدا کی یاد تسبیح وتحمید تقدیس وتہلیل تعریف وتوصیف حمد وستائش کرنے میں مشغول ہیں لیکن انکی تسبیحات سے ہم ناآشنا ہیں۔ تمام کی تمام چیزیں تو صانع حقیقی کو کسی ٹائم نہ بھولیں۔ لیکن اے غافل انسان تو باوجود اشرف المخلوقات صاحب عقل وذی فہم ہونے کے خدا کی ہزارہا نعمتیں شب وروز استعمال کرنے کے بھی اپنے خالق ومالک کی ناشکری اور ناقدرشناسی کرے تو پھر کس قدر جائے افسوس اور مقام حیرت ہے۔ خدا تعالیٰ کے ارشاد عالیہ پر ایک دفعہ عمل نہ کرنے سے شیطان ہمیشہ کیلئے جہنمی قرار دیدیا گیا۔ ابد الاباد تک رحمت الٰہی سے محروم رکھا گیا۔ لیکن ہمارے لئے تو احکم الحاکمین نے ایک بار نہیں دو بار نہیں سات سو دفعہ قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اے ایماندارو نماز پڑھو۔ ذکر الٰہی خدا کی یاد۔ حمد وستائش کے ترانے گاؤ۔ ارشاد ہوتا ہے ولذکر اللہ اکبر اللہ کا ذکر تمام امور سے بڑا اور تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ (پ۲۹) جو اپنی نماز کی خبرداری رکھتے ہیں یہی لوگ بہشت کے باغوں میں عزت سے رہیں گے۔ نیز فرمایا رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ الخ (پ۱۸ نور)

موقع تیروں کی بوچھاڑ میں دشمنوں کے بالمقابل بھی نماز کو ترک نہ کریں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے خدا کی یاد کو نہ بھولیں لیکن آج مسلمان باوجود صحیح وسالم تندرست ہونے کے ذرہ بھر اس اسلامی فرض کی پرواہ نہیں کرتے شہر ہو یا قریہ گاؤں ہو یا قصبہ مسجدیں ویران اور مسلمانوں کی حالت زار پر مرثیہ خواں ہیں کوئی اذان تک دینے والا بعض مسجدوں میں نہیں پہنچتا۔ ہائے افسوس۔ انسان ہاں وہ انسان جو کلمہ گو ہونے کے خدا کی توحید کا قائل اور اسلام کا دعویدار ہو اپنے گھر میں دنیوی آسائش کیلئے ہر طرح کے سامان زیبائش مہیا کرسکتا ہے۔ فانی زندگی کیلئے تمام لوازمات پورے ضرور ہونے چاہئیں لیکن خدا کی مسجدیں اللہ کے ذکر سے پُررونق نہیں ہو سکتیں، یاد خدا سے ان کی زینت کو دوبالا نہیں کیا جاتا۔ اور تو اور جناب فخر موجودات سرور کائنات علیہ السلام کے لئے خاص حکم ہوتا ہے۔ واعبد ربك حتّٰی یاتیك الیقین واذکر اسم ربك بکرۃ واصیلا۔ یعنی اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کو حکم ارشاد فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ آپ عبادت کریں اپنے رب کی اسوقت تک کہ آپ کو موت آجائے۔ اللہ اکبر اسقدر تاکید نبی معصوم آخر الزماں علیہ السلام کیلئے جو مقام محمود کے لائق فردوس بریں میں امت کے سرتاج لیکن حال یہ ہے کہ رات کو خدائی دربار میں اسقدر طول قنوت فرماتے کہ قدموں پر ورم ہو جایا کرتی۔ یاران طریقت عرض کرتے تو فرماتے افلا اکون عبدا شکورا۔ کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

اگر نماز کی خوبیوں اور فضیلتوں کو دیکھیں تو دل میں تعجب آتا ہے کہ آج مسلمان اس مبارک چیز سے اسقدر غافل کیوں ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ نماز آدمی کو بےحیائی اور بُرے افعال سے روکتی ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا اگر کسی کے دروازے کے سامنے ایک نہر ہو اور وہ مالک مکان پانچ مرتبہ اس نہر میں دن بھر نہائے تو کیا اسکے بدن میں کچھ میل باقی رہیگی۔ صحابہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بس پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے کہ اللہ ان کی وجہ سے گناہ معاف فرماتا ہے (بخاری) نیز فرمایا نبی علیہ السلام نے نماز جنت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ پھر فرمایا ...

ترجمہ۔ وہ مرد کہ نہیں غافل کرتی ان کو سوداگری اور نہ خرید وفروخت یاد خدا کی سے اور قائم کرنے نماز کے سے گویا دنیوی کاروبار مومنین کو نماز ذکر خدا سے غافل نہیں رکھ سکتے جب نماز کا ٹائم آیا کام چھوڑا اور دربار خداوندی میں حاضر ہو گئے۔ خدا کی قسم ایسی عمدہ چیز عبادت الٰہی جو کہ مومن کے اطمینان قلب کا سب سے بہترین علاج اور مبارک تحفہ ہے لیکن آج مسلمان اس بہترین روحانی غذا کی اہمیت اور قدر کو بھول چکے ہیں۔ حضور علیہ السلام صحابہ کرام عین جنگ کے

ح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم کرو جب وہ سات برس کے ہوں ان کو نماز کے واسطے مارو جب دس سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں

فتاویٰ

تعاقب | ۲۰ ماہ رجب المرجب کے اخبار اہلحدیث میں ایک فتویٰ پوچھا گیا تھا کہ ایک شخص متدین صوم و صلوٰۃ موحد متبع رسول حاجی حرمین مذہباً اہلحدیث نے خودکشی کر لی۔ کیا اس کا جنازہ پڑھنا اور اسکو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ازروئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں صرف جابر بن سمرہ کی حدیث اور اس کا ترجمہ نقل کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل نفس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی، چونکہ یہ جواب نہایت مبہم ہے۔ اطمینان قلب و سکون کی بجائے تشویش و اضطراب پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اقرار کیا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ۔ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز معاف نہ کریگا۔ اور مشرک کے لئے دعائے خیر و جنازہ سے سخت منع فرمایا۔ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ الخ اور شرک کے سوا جملہ گناہوں سے امید دلائی ہے اگر وہ چاہے تو معاف کر دے۔ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ اسی امید پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک گنہگار موحد کے لئے دعائے خیر اور نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت و حکم دیا ہے۔ صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ یعنی ہر مسلمان کلمہ گو پر نماز جنازہ پڑھو اگرچہ وہ فاسق و فاجر ہو۔ کبائر کا مرتکب ہو یا واجبات کا تارک ہو۔ چنانچہ علامہ محمد بن اسمٰعیل اپنی کتاب سبل السلام میں اسی حدیث کے تحت میں تحریر فرماتے ہیں وھو دلیل علی انہ یصلی علی من قال کلمۃ الشہادۃ وان لم یات بالواجبات۔ غرض مشرک کے سوا ہر گنہگار پر نماز جنازہ جائز ہے۔

خودکشی شرع محمدی میں کفر و شرک نہیں۔ البتہ جرم عظیم گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا امید و توقع ہے اگر وہ چاہے تو یہ جرم معاف کرے یا عذاب کے بعد خلاصی بخشے۔ جابر ... مسلمانوں کی طرح تجہیز و تکفین و نماز جنازہ اور اسلامی قبرستان میں دفن جائز ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ۔ یہی مذہب جمہور علماء عظام و محققین کرام کا ہے۔ محمد بن اسماعیل سبل السلام میں فرماتے ہیں۔

والاصل ان من قال کلمۃ الشہادۃ فلہ ما للمسلمین و منہ صلوٰۃ الجنازۃ علیہ و یدل لہ حدیث الذی قتل نفسہ بمشاقص فقال صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اصلی علیہ و لم ینہھم عن الصلوٰۃ علیہ ولان عموم شرعیۃ صلوٰۃ الجنازۃ لا یخص منہ احد من اہل کلمۃ الشہادۃ الا بدلیل۔ (منقول از فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۲)

یعنی یہ قانون یا مسئلہ ہے کہ ہر کلمہ گو کو دوسرے مسلمانوں کی طرح برابر حصہ ملیگا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائیگی اس کی دلیل یہی ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف میں نماز نہیں پڑھونگا مگر صحابہ کرام کو نماز سے نہیں روکا اور نماز کا عام حکم بلا دلیل کسی کے حق میں خاص نہیں ہوتا علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں ذکر کیا ہے:-

ذھب مالک والشافعی وابو حنیفۃ وجمہور العلماء الیٰ انہ یصلی علی الفاسق واجابوا عن حدیث جابر بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما لم یصل علیہ زجرا للناس وصلت علیہ الصحابۃ ویؤید ذلک ما عند النسائی بلفظ اما انا فلا اصلی علیہ وایضا مجرد الترک لو فرض انہ لم یصل علیہ ھو ولا غیرہ لا یدل علی الحرمۃ المدعاۃ ویدل علی الصلوٰۃ علی الفاسق حدیث صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ۔

امام مالک، شافعی، ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ فاسق قاتل نفس وغیرہ پر نماز پڑھیں اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ حضور نے لوگوں کی زجر و توبیخ کے لئے خود تو نماز نہیں پڑھی مگر صحابہ کرام نے اس پر نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اس پر دلیل نسائی کے الفاظ فاما انا فلا اصلی علیہ ہیں۔ اگر فرض کر لیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جب بھی حدیث صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ دلیل ہے کہ فاسق پر جنازہ پڑھا جائے البتہ جمہور علماء میں صرف امام اوزاعی اور عمر بن عبد العزیز نے خلاف کہا ہے لا یصلی علی الفاسق تصریحا او تاویلا اور ان کی دلیل یہی جابر کی حدیث ہے کہ قاتل نفس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی۔

جابر کی اسی حدیث کو امام نسائی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے اور اسی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں اما انا فلا اصلی علیہ یعنی حضور نے ذکر کیا صرف میں نماز نہیں پڑھونگا۔ ان کلمات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت سے صحابہ کا جنازہ پڑھنا سمجھا جاتا ہے جسکو علامہ شوکانی نے ظاہر کیا۔ علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جرم عظیم کے مرتکب پر خود جنازہ نہیں پڑھتے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ پھر کوئی ان افعال قبیحہ کے ارتکاب کی جرأت نہ کرے۔ چنانچہ آپ نے غال (خائن مال غنیمت) اور ابتدا میں مدیون پر جنازہ نہیں پڑھا مگر صحابہ کو اجازت تھی کہ اپنے بھائی یا صاحب کا جنازہ پڑھ لو اسی سے استدلال کیا گیا ہے قاتل نفس پر امام نماز نہ پڑھے۔ چنانچہ یہی باب ابن تیمیہ نے اپنی کتاب منتقیٰ میں باندھا ہے۔ علاوہ ازیں دین محمدی میں کوئی اس کی نظیر بھی نہیں ملتی کہ کسی مسلمان کے جنازے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو روک دیا ہو یا صحابہ کسی مسلمان کا جنازہ نہ پڑھیں۔ البتہ شہداء اپنی کرامت کی وجہ سے اس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں۔ غرض قاتل نفس پر جنازہ نہ پڑھنے کی کوئی دلیل یا نظیر نہیں ملتی بلکہ پڑھنے کے لئے نظیر غال اور مدیون کا جنازہ اور دلیل صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ موجود ہے۔ البتہ عبرت کے لئے امام سلطان وغیرہ مقدس ہستیاں نہ پڑھیں فقط اللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(عبد العزیز رحمانی خطیب مسجد اہل حدیث ...)

اہلحدیث | حدیث شریف نقل کر کے صرف ترجمہ کر دینے سے ہمارا مقصد صرف یہ تھا کہ سائل جو کچھ حدیث کے الفاظ سے مفہوم سمجھے اسی پر عمل کرے۔ اگر اس سے صرف یہی ثابت ہو تو ... کہ امام جنازہ نہ پڑھے اور

متفرقات

امرتسر میں عید الفطر | ۲۴ نومبر کو ادا کی گئی۔ مگر تین گواہوں کے رویت ہلال کی شہادت دینے پر ۲۳ نومبر کو حسب فتویٰ مولانا روزہ نہیں رکھا گیا۔ مگر عید کی نماز بالاتفاق ۲۴ کو سب کے ساتھ پڑھی۔ (مدیر)

آریہ سماج کا ایک بڑا لیڈر | لالہ ہنسراج (ایک آریہ بزرگ) ان آریوں میں سے تھے جنہوں نے سوامی دیانند کی تعلیم خود ان کی زبانی سنی تھی۔ آپ ایک شریف اور مرنج و مرنجاں انسان تھے۔ ایک دفعہ امرتسر میں ان سے میرا مناظرہ ہوا میں نے ان کو شریف متکلم پایا۔ ہمیں افسوس ہے کہ آریہ سماج میں ایک شریف بزرگ کی کمی ہوگئی۔ (حکم خدا)

سٹہ کی بیماری | قابل توجہ افسران امرتسر امرتسر میں سٹہ ممنوعہ کی اتنی کثرت ہے کہ شاذ ہی کہیں ہو۔ ہمارے بازار میں ایک ہندو پاگل سا بیٹھا کا یا بکتا رہتا ہے۔ سٹہ پوچھنے والے اس کے ارد گرد بیٹھے رہتے ہیں۔ اب تو معتبر خبر ملی ہے کہ شریف گنج وغیرہ نو آبادیوں میں بھی یہ وبا بکثرت پھیل گئی ہے خدا جانے پولیس کو اس کی اطلاع کیوں نہیں۔ اگر ہے تو خاموشی کیوں؟

"خادم کعبہ" نے | جو ہم پر افترا ات اور بہتانات لگائے ہیں۔ ان کے تصفیہ کے لئے ہم نے بارہا لکھا کہ وہ اپنے پیش کردہ منصفوں کی طرف سے ہم کو طلبی نامہ بھجوا دے کہ فلاں یوم فلاں جگہ فلاں وقت آؤ ہم بیانات فریقین پڑھ کر اسی جگہ تحریری فیصلہ دیدینگے۔ اس کے متعلق خادم نے کوئی حرف نہیں لکھا۔ اب ہم اس کی آسانی کے لئے ایک اور آسان بات پیش کرتے ہیں کہ وہ بجائے تین کے صرف ایک ہی منصف مولوی عبد القادر صاحب قصوری (جن کے حق میں خود اظہار عقیدت لکھا ہے) کہتا ہے متبع اللہ المسلمین بطول حیاتہ) کا طلبی نامہ بھجوا دے۔ ہم فوراً قصور پہنچ جائیں گے۔ ضرورت ہوئی تو بحکم قرآن مجید ایک ثالث اپنا بھی قصور ہی سے ملا دینگے۔ مولوی عبد القادر صاحب کا مکان بہت وسیع ہے۔ وہ چاہینگے تو عام مجلس بھی اس میں ہوگی جو تمہاری تمنا ہے۔ تمہارے ہر ایک افترا کی عموماً اور افترا مندرجہ پرچہ ۱۱ نومبر کی خصوصاً تحقیق ہوگی پس اب تو کوئی عذر نہ ہوگا۔ گو پہلے بھی نہ تھا۔ ناظرین مطلع رہیں۔

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ دسمبر میں ختم ہے۔ جملہ حضرات کو چاہیئے کہ اطلاع پاتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد بھیجدیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔

۱۰۵ - ۴۳۵ - ۷۱۰ - ۱۰۲۷ - ۱۵۵۲ -
۲۴۸۰ - ۲۵۷۸ - ۳۰۶۲ - ۴۷۷۳ - ۵۲۶۸ -
۵۷۳۸ - ۵۸۳۸ - ۶۱۲۷ - ۶۳۰۸ -
۷۰۳۴ - ۷۱۲۱ - ۷۲۰۲ - ۷۴۹۴ -
۷۵۰۳ - ۷۹۶۶ - ۸۳۴۵ - ۸۷۸۴ -
۹۱۲۲ - ۹۲۴۲ - ۹۶۰۲ - ۹۶۸۰ -
۹۶۹۳ - ۱۰۱۲۲ - ۱۰۴۹۰ - ۱۰۶۶۵ -
۱۰۶۶۷ - ۱۰۶۷۱ - ۱۰۸۳۸ - ۱۰۹۱۴ -
۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۹۴ - ۱۱۲۱۴ - ۱۱۳۰۲ - ۱۱۳۱۴ -
۱۱۳۲۳ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۵۳۱ - ۱۱۵۳۶ - ۱۱۵۴۳ -
۱۱۵۷۹ - ۱۱۶۰۳ - ۱۱۷۷۰ - ۱۱۷۸۴ -
۱۱۷۹۳ - ۱۱۹۶۹ - ۱۱۹۷۴ - ۱۱۹۷۵ -
۱۱۹۷۷ - ۱۱۹۷۹ - ۱۱۹۸۶ - ۱۲۰۵۲ -
۱۲۱۴۲ - ۱۲۲۴۹ - ۱۲۲۹۵ - ۱۲۲۹۶ -
۱۲۲۹۹ - ۱۲۲۹۷ - ۱۲۲۹۸ - ۱۲۲۹۹ -
۱۲۳۰۰ - ۱۲۳۰۲ - ۱۲۳۰۴ - ۱۲۳۸۷ -
۱۲۳۸۹ - ۱۲۳۹۱ - ۱۲۳۹۲ - ۱۲۳۹۸ -

مہلت ختم | ان خریداروں کی میعاد مہلت ماہ دسمبر۔ اگر ۳۱ دسمبر تک وصول نہ ہوئی تو یکم جنوری سے اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۳۰۰۴ - ۴۹۳۳ - ۷۱۴۰ - ۷۱۲۰ -
۸۶۵۶ - ۹۳۹۸ - ۹۷۵۶ - ۹۹۹۱ -
۱۰۷۳۲ - ۱۱۲۵۹ - ۱۱۲۰۸ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۴۱ -

غریب فنڈ | ۶۷۸۹ - ۹۸۳۹ - ۱۰۲۸۷ -
۱۱۲۹۸ - ۱۱۸۰۵ - ۱۱۹۶۷ - ۱۱۹۷۲ -
۱۱۹۷۶ - ۱۱۹۸۰ - ۱۲۱۳۲ - ۱۲۲۸۵ -

عید آنہ فنڈ | از امرتسر ۶/ - مولوی عبد القیوم صاحب از چک رجادی ۶/ - بابو اللہ بخش صاحب لدہانہ ۶/ - مفتی محمد ظریف صاحب پشاور ۱/ - مولوی عبد العزیز صاحب

امداد کانفرنس | میاں دوست محمد محمد صادق صاحب مدراس ۶/ - مولوی محمد حسن صاحب شیڈمین انبالہ ۶/ - حاجی کفایت اللہ صاحب صدر بازار بریلی ۶/ - چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۱۸ ضلع سرگودھا ۶/

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث | کے لئے از چوہدری کریم بخش صاحب مذکور ۶/

لیگ اہل حدیث | کے لئے از چوہدری صاحب مذکور ۶/

اشاعت فنڈ | از چوہدری صاحب مذکور ۶/ - مولوی محمد حسین صاحب انبالہ ۶/ - از مستری محمد اسمٰعیل صاحب امرتسر ۵/ - بقایا چندہ از رسالہ نور توحید عہ - دیانت اللہ صاحب بستوی ۶/ - کل میزان ۱۰۶۰۴

مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ | از مولوی عبد الرحمٰن صاحب ساکن مئو ائمہ ضلع الہ آباد عہ

مدرسہ مدینہ منورہ | از مولوی عبد الرحمٰن صاحب مذکور عہ - محمد ابو القاسم صاحب مدن پورہ بنارس ۵/ - احمد علی صاحب قلعہ دیدار سنگھ ۱۴/

غریب فنڈ | ایک صاحب خیر ۶/ - از چوہدری کریم بخش صاحب موصوف ۶/ - مستری عبد الرحیم صاحب کوئٹہ ۶/ - سابقہ بقایا ۸/ - جملہ ۶/

از سائلین ۱۴ عبد الرحیم فضل حسن خان ۶/ - ۱۵ بشیر احمد ۶/ - ۱۶ سید عبد الرؤف دہلی ۶/ - ۱۷ محمد احمد اللہ بیرنگر ۶/ - ۱۸ عبد الحمید دینا نگر ۶/ - ۱۹ عبد الرحمٰن ہاشمی بابر خانی ۶/ - ۲۰ عزیز الرحمٰن ... ۶/

ملکی مطلع

مسلمانوں پر کئی ایک آفتیں

بلا از آسماں آمد بر سید خانۂ مسلماں کجا است

آج کل اخبارات میں فلسطین کے مسئلے کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے جو واقعی اہمیت کا مستحق ہے مگر ہم مسلمانان ہندوستان کو اس بڑی مصیبت سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے جو خود ہمارے ملک کے اندر پیدا ہو رہی ہے۔ شکار شکاری پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے بالفاظ دیگر چوہا بلی کو ڈرا رہا ہے ہم اس مجمل فقرے کو ذرہ کھول کر بتانا چاہتے ہیں

ہندوستان میں ایک زمانہ وہ تھا جب ہندو قومیں جوق درجوق اسلام میں داخل ہو رہی تھیں شیردل راجپوتوں کے لئے مسلمانوں کی شجاعت و بہادری ہی بڑا معجزہ تھی۔ برہمن قوم کے لئے مسلمانوں کا علم وفضل ہی رہنمائی کا کام دیتا تھا خیر اب وہ زمانہ خواب وخیال ہو گیا ہے ع

آں قدح بشکست وآں ساقی نہ ماند

وہی اقوام جن کے بزرگوں نے اسلام کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تھے آج مسلح ہو کر اسلام کے مقابلے میں آرہی ہیں۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

آریہ سماج جنکو پیدا ہوئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ روز ہی ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ایک خطرناک جال بچھانا چاہتی ہے جس کی حقیقت مندرجہ ذیل مضمون پڑھنے سے معلوم ہوگی۔ یہ مضمون اس قابل ہے کہ اسے خاص نظر سے دیکھا جائے۔ اسی لئے اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے :۔

شدھی اور سنگٹھن کے راستہ میں رکاوٹیں میں نے ۱۹۳۶ء میں دیانند سالویشن مشن قائم کیا تھا۔ مجھے چار سالہ تجربہ شدھی کے کام میں جو رکاوٹیں پرتیت ہوئی ہیں۔ (معلوم) اُن کا مختصر ذکر کرتا ہوں :۔

(۱) سب سے پہلی رکاوٹ ہندوؤں کی ذہنیت ہے ہمارے لاکھوں کروڑوں بھائی ہم سے جدا ہو گئے۔ بیشمار جان ومال کا نقصان بھی ہندوؤں نے غیروں کے ہاتھوں اٹھایا۔ مگر افسوس ابھی تک اُن کے دل میں ہندو دھرم ہندو تہذیب کی تبلیغ کے واسطے جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ وید اور شاستر۔ ہمارے تاریخی گرنتھ شدھی کے پرمانوں مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ پوران بھی اس کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر کتنی حیرانی کی بات ہے کہ ہندوؤں نے ابھی تک اس جیون پردان کرنیوالی بوٹی کی ماہیت کو انوبھو نہیں کیا۔ سوامی شنکر آچاریہ۔ رامانج آچاریہ۔ کنور شی۔ شیواجی مرہٹہ اور اُن کے گورو سامرتھ رامداس جی۔ نیز ان کی ماتا بی جی بائی۔ مہرشی سوامی دیانند جی وسوامی شردھانند جی۔ سبھی شدھی کو عملی جامہ پہناتے رہے ہیں۔ افسوس کہ ہندو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا بھی نہیں جانتے ×× آریہ سماجیوں کو چاہئے کہ انکے علاقہ میں جو بھی قومیں ایسی ہیں جو ہندو بن سکتی ہیں اُنکی فہرست تیار کریں۔ اور اُن کی شدھی کا پربندھ کریں۔ اگر خود ایسا کام کرنے کیلئے اُن میں حوصلہ نہ ہووے تو انہیں دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کے دفتر میں رپورٹ بھیجنی چاہئے۔ جنم کے مسلمان وعیسائیوں کی شدھی کا (جن کی تعداد لاکھوں اور کروڑوں ہے۔ جو ہندوانہ چوٹی سر پر رکھتے ہیں۔ بواہ پر براہمن بلاتے ہیں۔ رامائن کا روز پاٹھ کرتے ہیں۔ ماتھے پر تلک لگاتے ہیں ہندوانہ نام رکھتے ہیں۔ آپس میں السلام علیکم کی بجائے جے شری جے رام جی کی بلاتے ہیں اور ہندو دھرم میں آنا چاہتے ہیں) خیال بہت کم ہے۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ ہندو برادری ان کو شدھ کرکے ان کے ساتھ روٹی بیٹی کا بیوہار کھولنے کو تیار نہیں۔ میرے پاس ایک جگہ سے دس ہزار مسلمان راجپوتوں کی شدھی کی درخواست آئی ہوئی ہے مگر ان کی برادری کے ہندو اُن کے ساتھ روٹی بیٹی کا بیوہار کھولنے کو تیار نہیں جس کا نتیجہ ہے کہ وہ شدھی ابھی تک نہیں ہو سکی۔ اگر ہندو فراخدلی کا اظہار کرتے اور یہ شدھی ہو جاتی تو اس مثال کی پیروی کرتے ہوئے اس پرانت کے دو تین لاکھ آدمی شدھ ہو سکتے تھے۔ ہم ہندوؤں کو سمجھا رہے ہیں مگر ابھی تک وہ نہیں مانتے نہ معلوم اس جاتی کو کب عقل وہوش آئیگی پرماتما کا شکر ہے کہ اب ذہنیت قدرے بدل رہی ہے مگر جس رفتار سے یہ بدل رہی ہے اس طرح کم از کم پچاس سال لگ جاوینگے۔ اور اُس وقت تک بمصداق "تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مُردہ شود" یہ سب پکے مسلمان ہو جاوینگے اور پھر لاکھ یتن کرنے پر بھی ہندو دھرم میں پرویش نہیں کرینگے۔ مجھے ایک جگہ سے خبر آیا ہے کہ وہاں پانچ لاکھ کی تعداد میں تین چار جاتیاں ایسی ہیں جو ہندو رسومات اور روایات سے پریم کرتی ہیں۔ اور ہندو بن سکتی ہیں۔ اسی طرح ایک علاقہ میں اٹھارہ لاکھ راجپوت ہیں جو ہندو ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ کام زبانی جمع خرچ سے پورا نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں کو تن من دھن اس کام پر لگانا ہوگا۔ تب کامیابی پراپت ہوگی۔ اب یہ سوال اتنا ضروری بن گیا ہے کہ اسے ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم آگے ہی اس کام کو ہاتھ میں لینے میں کافی دیر کر چکے ہیں۔ مزید سستی اور دیری نہائت خطرناک ہوگی۔ سب کام چھوڑ کر ہندوؤں کو اس کام میں لگ جانا چاہئے اور مشن کی دل کھول کر مالی امداد کرنی چاہئے۔

(۲) دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ شدھی کے کام کے لئے سچی لگن والے اپدیشک وکارکن نہیں ملتے۔ شدھی کا کام سادھارن پرچار کے کام سے زیادہ مشکل ہے۔ پرچارک کام میں ایک اپدیشک جلسہ پر جاتا ہے اور دو تین لیکچر دے آتا ہے۔ پھر دوسرے جلسہ پر چلا جاتا ہے۔ نصف درجن لیکچر اگر تیار کر لئے جاویں تو وہ اچھا اپدیشک بن جاتا ہے مگر شدھی کا کام اتنا آسان نہیں۔ ×× شدھ آچاری۔ سمجھدار۔ مردم شناس۔ معاملہ فہم اور فن گفتگو میں ماہر ہونا چاہئے جو کہ بے عزتی کو شانتی سے برداشت کرے جھوٹا مقدمہ کھڑا ہو جانے پر جیل خانہ میں جانے کو تیار ہو۔ دشمنوں کے حملہ کئے جانے پر جان بھی کھو بیٹھنے کی پرواہ نہ کرے۔ بمبپرو بنڈل اور کابرشکر فصاحت ویا

کے پہلے کا کام نہیں کہ وہ شدھی کے میدان میں کام کر سکے
(۳) تیسری رکاوٹ کانگریس کی ذہنیت اور شدھی کی مخالفت ہے۔ کانگریس وقتاً فوقتاً ہندوؤں کو ہی سرمن دیتی رہتی ہے کہ مسلمانوں کو شدھ مت کرو۔ اس سے ہندو مسلم اتحاد ٹوٹ جاویگا۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کانگریس یہ اپدیش مسلمانوں کو کیوں نہیں کرتی کہ ہندوؤں کو مسلمان مت بناؤ۔ تاکہ اتحاد نہ ٹوٹے۔ کیا مسلمان کانگریس کے اس اپدیش کو سننے اور عمل میں لانے کے لئے تیار ہونگے دہلی یونیٹی کانفرنس میں سوامی شردھانند جی کو کانگریس والوں نے کہا تھا کہ آپ چند سالوں کے لئے شدھی کا کام بند کر دیویں۔ سوامی جی نے جواب دیا تھا کہ مسلمانوں سے دریافت کر لو کہ وہ تبلیغ کے کام کو بند کرنے کو تیار ہیں۔ مسلمانوں نے کانگرس کی تجویز کو ٹھکرا دیا تھا شدھی ایک مذہبی فرض ہے جو کہ پرماتمانے وید بھگوان کے اندر ہم پر عائد کیا ہے۔ ہم کسی دنیاوی غرض کی خاطر اپنے دھارمک فرائض میں کوتاہی نہیں کر سکتے شدھی کے کام کو ترک کر دینا وید بھگوان کی آگیا کا پالن نہ کرنا ہے۔ اس لئے یہ گناہ ہے۔ یہ کانگریس کی مسلم نواز پالیسی ہر وقت ان کے ناجائز رعب میں آکر اُن کو خوش کرنا اور ہندوؤں کو کوسنے کی کوشش شدھی کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔ کانگریس مذہبی جماعت نہیں۔ کانگریس کو چاہئے کہ وہ کوئی ہدایت ہندوؤں یا مسلمانوں کو ان کے مذہبی معاملات میں نہ دے یہ پولیٹیکل جماعت ہے ×× پولیٹیکل پلیٹ فارم پر آزادی کے جنگ کے لئے ہندو مسلمان سکھ عیسائی سب اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ گو مذہبی طور پر ان کا اپنا اپنا علیحدہ علیحدہ پلیٹ فارم رہے گا۔ مذہبی اختلافات پولیٹیکل جدوجہد کے سدراہ نہیں ہونے چاہئیں۔ جھگڑا اُسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ شدھی یا تبلیغ کے کام میں جبر، زر، زن زمین کا لالچ دیگر ناجائز وسائل استعمال کئے جاویں آریہ سماج شدھی کے کام میں کوئی ناجائز طریقہ استعمال نہیں کرتا۔ اس لئے ہمارے شدھی سے ہندو مسلم اتحاد میں کوئی خلل واقع نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان بھائی بھی اپنے تبلیغ کا کام ناجائز وسائل کے استعمال کے بغیر کریں

تو دیش کے امن میں کوئی خلل نہیں پڑیگا۔
مہاتما گاندھی جی نے مدراس کے ایک آریہ اپدیشک کو اس کے سوال کے جواب میں لکھ دیا تھا کہ غیر ہندو کسی وقت ہندو تھے۔ اگر وہ اپنی خوشی سے ہندو ہونا چاہیں تو میں ان کو بغیر سنسکار[۸] کے ہندو مان لونگا۔ مگر بعض کانگرس کے بھائی ابھی تک شدھی کی مخالفت کرتے ہیں۔[۹]
(۴) چوتھی رکاوٹ اس کام میں دھن کی ابھاؤ ہے یہ کام ایسا ہے کہ جس پر دھن بے شمار خرچ ہوتا ہے۔ پہلے ابتدائی پرچار پر خرچ۔ پھر میلوں[۱۰] اور کانفرنسوں پر خرچ۔ جن کے ذریعے برادریوں کو تیار کرنا ہوتا ہے۔ پھر سہ بھوجوں پر خرچ۔ پھر شدھی کے بعد مندر۔ پاٹھ شالائیں ہسپتال و سکول ان لوگوں کے واسطے قائم کرنے پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر لالچی چودھریوں اور سرکردہ آدمیوں کی پیٹ پوجا کا ناجائز خرچ بھی شامل کر لیا جاوے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شدھی کے کام پر لاکھوں اور کروڑوں روپیہ درکار ہیں۔ مگر طرفہ یہ اگر کوئی محکمہ جس کے لئے ہندو کم دان دیتے ہیں تو وہ شدھی کا کام ہے ×× اگر ہندو بھائی مشن کو دھن کی طرف سے آزاد کر دیں تو مشن بہت زیادہ کام کر کے دکھا سکے گا۔ اس وقت تک مشن تقریباً دس ہزار غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں لا سکا ہے اور ۲۵۰ عورتوں کو غنڈوں کے پنجے سے رہائی دلا سکا ہے۔ دھن کے ابھاؤ سے ہمارا بہت سا کام رُکا پڑا ہے۔
(۵) پانچویں رکاوٹ ہمارا ذات پات کا بندھن ہے ایک گوجر شدھ نہ ہوگا جب تک اُس کی گوجر برادری اُس کو ساتھ شامل کر کے روٹی بیٹی کا بیوہار نہ کھول لے یہی حال جاٹ، راجپوت، جوگی و دیگر برادریوں کا ہے برادریاں پرانے دقیانوسی خیال کی ہیں۔ اُنکے چوہدری زمانہ کے حالات و ضروریات سے ناواقف ہیں۔ وہ وقت کی نزاکت کو نہیں پہچانتے۔ لکیر کے فقیر ہیں۔ اسلئے راجپوتوں کی شدھی کے وقت راجپوت برادری کو اور گوجروں اور جاٹوں کی شدھی کے وقت گوجر و جاٹ برادری کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ مشن کو ان برادریوں کے چوہدریوں کی خوشامد کرنا پڑتی ہے۔ ان کو اپنے ساتھ رکھنا پڑتا ہے

اگر برادریوں کے یہ بندھن ڈھیلے ہو جاویں اور ذات جنم سے نہیں۔ بلکہ گن کرم سوبھاؤ[۱۲] سے ہو۔ تو شدھی کا کام بہت آسان ہو سکتا ہے"
(آریہ گزٹ لاہور ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث | آریہ سماج ہندوؤں کو جس لائن پر چلانا چاہتی ہے چونکہ ان کا دھرم اور دھرم کے پیشوا انکو اس سے روکتے ہیں اسلئے وہ آریہ سماج کا ساتھ دینے سے مجبور ہیں ادھر آریہ سماج کو شکایت ہے کہ ہندوؤں کی ذہنیت ہی ناقص ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ آریوں کا اپنا خیال ہے۔ واقعات اسکے خلاف ہیں۔ اس کی تفصیل سنئے! مئی ۱۹۲۳ء میں ہندو مہا سبھا کا ایک اجلاس بنارس میں ہوا تھا جسمیں بڑے بڑے ودوان (علمائے مذہب) شریک ہوئے تھے۔ واجب الاحترام پنڈت مدن موہن مالویہ کی صدارت میں مسئلہ شدھی کے متعلق یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ

جو غیر ہندو ہندو دھرم میں آنا چاہے آجائے مگر اسکو ورن (گوت برادری) نہیں دیا جائیگا:

یعنی نہ وہ برہمن ہوگا نہ کھشتری نہ ویش نہ شودر۔ ہندو برادری انہی چار ذاتوں میں منقسم ہے۔ اب کوئی شخص ہندو برادری میں داخل ہو تو کس امید پر؟ یہ تو ایسی بات ہوئی جیسے لاہور کا سٹیشن ماسٹر اعلان کر دے کہ جو شخص چاہے ریلوے ٹکٹ خرید لے اور ٹکٹ بھی سستی ہے مگر گاڑی میں اسکو چار درجوں میں سے کوئی درجہ نہیں ملیگا۔ کون عقلمند ایسی گاڑی کا ٹکٹ خریدے گا۔

اسکے بعد کلکتہ میں زیر صدارت لالہ لاجپت رائے ہندوؤں کا جلسہ ہوا۔ اس میں فیصلہ ہوا کہ غیر ہندو جو ہندو دھرم میں آجائے اسکو جنیو اور چوٹی نہیں دیجائیگی۔ یعنی نہ برہمن اسکے گلے میں جنیوڈالیگا اور نہ اسکو چوٹی رکھنے کی اجازت ہوگی یہی ہندو دھرم کے امتیازی نشانات ہیں جن سے وہ محروم رہیگا۔ پھر ایسے لوگوں کو ہندو کن معنی میں کہا جائیگا۔

ان جیسے قومی فیصلوں اور مذہبی فتوؤں کی موجودگی میں ہندو پنڈت شدھی کی حمائت کیونکر کر سکتے ہیں اور کوئی عقلمند شدھ کیونکر ہو سکتا ہے۔

مضمون نگار ہندوؤں کی ذہنیت کا شاکی ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ہندو ذہنیت کی نہیں بلکہ ہندو دھرم کی شکایت

---

[۷] طرز ماننا۔ [۸] ہندوانہ رسوم ادا کئے بغیر۔ [۹] کمی۔ [۱۰] جلسوں۔ [۱۱] ذات پیدائش سے نہیں۔ [۱۲] عمل وغیرہ سے۔

شمالی ہندوستان

عـ۱۵

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں :-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـلـہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عـ۱۲
زاد المعاد ابن قیم سفید	سے	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	سے ۱۲
ترغیب وترہیب سفید کاغذ	سے ۱۲	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں		ملا علی مصری	سے
قیمت فی حصہ	سے	تفسیر فتح القدیر شوکانی	عـہ

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

شائقین وتجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور ہندلی عطریات۔
عطر ممدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔
شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ
عہ۔ ۶؍۔ سے۔ للعہ۔ صہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ۔
نوٹ :- جملہ ہر قسم کے عطریات ودیگر اشیاء بیوپاری نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔
پتہ :- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری
قنوج۔ یوپی

طلائے اعظم

عـ۱۴

بُری صحبتوں سے اعضا مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی وفربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں۔ قیمت ۱؍۸۔ محصولڈاک ۸؍
المشتہر :- مینجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

سرمہ نور العین

عـ۲

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
پتہ :- مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کا استعمال کریں۔ تجربہ شرط ہے
قیمت فی ڈبیہ عہ۔ محصول ڈاک ہمہ۔ نمونہ ۲؍
پتہ :- مینجر اکسیر ہاضمہ لچھمی بھائی ... امرتسر

خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

عـ۸

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ وریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت وشادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کیلئے موثر۔ طاقت مردی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ وزکام۔ سر کے چکر دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد۔ نیاؤ جریان کافور ہوتے ہیں۔
قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔
لاہور سے ملنے کا پتہ :- مینجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ۔ کوٹھی ۱۳
دیگر مقامات سے ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں :-
مینجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل

عـ۵

غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ہر قسم کی چھپائی کا کام ثنائی برقی پریس امرتسر میں گاہک کے حسب منشا کیا جاتا ہے

مومیائی

عہ

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...
.... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے
تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔
عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؎۔ آدہ پاؤ ۔ پاؤ بھر
۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک
علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں
کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب سید [illegible] صاحب فنشنز دموہ۔ مجھ کو آپکی
مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپکو اس کا اجر
دیگا۔ بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ چار چھٹانک
اور [illegible] تھی وہ میرے [illegible] دوں نے لے لی۔ اب
چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں ۔ (۱۰ ستمبر [illegible])
جناب مرزا احمد ایوب بیگ صاحب مجوڑا۔
[illegible] قبل دو مرتبہ آپکے یہاں سے مومیائی منگا چکا
[illegible]
[illegible] بذریعہ وی پی [illegible] روانہ فرما کر
[illegible] (۲۴ ستمبر [illegible])
مومیائی ملنے کا پتہ :- منیجر محمد سردار خان
[illegible] امرتسر

ہندوستانی صندلی عطریات

عہ

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ
مشہور و معروف اسپشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا
بلا رنگ فی تولہ ۔ ۔ فی تولہ ۔ ۔ ۔
اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے
فہرست مفت طلب فرمائیے۔
پتہ :- فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم
تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ
ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں
اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی
زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال
ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں
فی شیشی ۔ (ملنے کا پتہ)
کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

عجیب الاثر فلویا۔ امساک

عہ

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۵۴)
وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت
کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین
چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔
ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات
قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار عالم
کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۔
پتہ :- نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

[illegible] ویدوں میں [illegible]
ویدوں کے اندرونی رازوں پر انکشاف کا اقدام کیا ہے
ان کی تعلیم، اخلاق پر بہترین [illegible] کر کے ویدوں کو
غیر الہامی ثابت کیا ہے۔ قیمت معہ محصول ۱۰؍
ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

مطبوعات الہلال

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

۱۔ اسوہ حسنہ بلا جلد ۔ مجلد		۱۲۔ ایلاؤ تخییر	۸؍
۲۔ کتاب الوسیلہ		۱۳۔ الحرب فی القرآن	۱۰؍
۳۔ اصحاب صفہ	۱۲؍	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ	۴؍
۴۔ العروۃ الوثقیٰ	۶؍	۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان	۸؍
۵۔ اسلامی تصوف		۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال	۴؍
۶۔ تفسیر المعوذتین		۱۷۔ الدین یسر	۴؍
۷۔ تفسیر آیت کریمہ	۱۲؍	۱۸۔ صبح سعادت ۱ حصہ کامل	
۸۔ تفسیر سورہ کوثر	۴؍	۱۹۔ لائف آف پرافٹ	
۹۔ فتویٰ شرک شکن	۶؍	۲۰۔ ائمہ اسلام	۱۲؍
۱۰۔ ولی اللہ	۵؍	۲۱۔ خلاف الائمہ	۵؍
۱۱۔ نجد و حجاز		۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہؒ	۹؍

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

طبیب کامل

المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول
مؤلفہ فاضل طب حکیم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب امرتسری
اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و
ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے
مجربات۔ مشاہیر الاطباء حکیم شریف خان صاحب و دیگر
معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں
اس کے علاوہ خود مؤلف کے ذاتی و خاندانی مجربات کا
بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

عربک ٹیچر

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔
اس میں علم عربی کے ابتدائی تا انتہائی
مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد
مسائل۔ ضرب الامثال۔ روز مرہ کی گفتگو۔ عام فقرے۔
گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے
ہوتے ہوئے طلبہ کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت
نہیں رہتی۔ قیمت ۔
ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کتاب تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

علمائے اہل حدیث ہند کے سوانح حیات لکھنے کی خواہش برسوں سے کی جا رہی تھی مگر مواد کی فراہمی مشکل دیکھ کر کسی کی توجہ ادھر نہ ہوسکی۔ آخر جماعت کے ایک قدیم خدمت گذار۔ ابو یحییٰ امام خان نوشہروی۔ نے سالہا سال کی محنت اور تگ و دو کے بعد یہ مواد جمع کیا اور ۲۰۰ علمائے مرحومین و موجودین کے حالات پر کتاب شائع کردی۔ اس کتاب کی توثیق اہل حدیث کانفرنس نے کی۔ سرخیل موحدین ہند مولانا ابو الوفاء صاحب امرتسری نے اسے "مفید اور ضروری" بتایا۔ اکابر علمائے اہل حدیث نے سند قبول عنایت فرمائی اور جناب سید سلیمان صاحب ندوی نے اس پر مقدمہ لکھا۔ صفحات ۶۲۵۔ قیمت ع۳ محصول ۷ر۔ مگر ۵ کتابوں کی پیشگی قیمت صرف ع۱۲ آنے پر محصولڈاک قطعاً ساقط۔ اور ملنے کا پتہ:۔

عبدالحی والاخوان مقام سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)۔ مؤلف کا پتہ بھی یہی ہے۔

اگر آپ دنیا کے تازہ ترین حالات اور بے لاگ تنقید پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو

پیسہ اخبار لاہور

کا مطالعہ کیجئے جو عالم اسلام ... کا مقصد آزادی وطن کا انتیسواں سال ہے۔ جو لوگ روزانہ اخبار خرید سکنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے یہ بہترین ہفتہ وار پرچہ ہے ... باتوں میں اس کی قدر اور وسیع اشاعت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف تین روپے ہے نمونہ مفت طلب کریں + منیجر پیسہ اخبار لاہور

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی اسلامی کتابیں

(تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم)

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات و صفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱۰ر

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت، شراکت، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت، شراکت۔ وقف نذر، قصاص، دیت کفارہ قتل وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے ... فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۱۲ر

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں قیمت صرف ۶ر

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص اتباع سنت، تعلیم دین، تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام لباس حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر اللہ کے ڈر۔ توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت عہ

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام توحید، ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و
عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ (99)
اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عہ

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں۔ بول منی مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا۔ وضو جنبی اور حائضہ۔ جمعہ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت عہ

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب۔ قبلہ کے احکام۔ صفوں کی درستی۔ قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت عہ۔ قابل دید ہے۔

ahmadimuslim.de

اسلام کی چودھویں کتاب

مسئلہ سماع کی نماز - اور نماز [illegible] حضر کی مع و تعیین - ایام ابر و بارش کے دن میں نماز کا حکم ادا [illegible] وغیرہ کے احکام - خطبہ و جماعت کے احکام - سوگ - ماتم - کفن - دفن - جنازہ علی الغائب حالات قبر - زیارت قبور - میت کے ایصال ثواب اور سکرات کے احکام و معارف درج ہیں - قیمت ۸؎

(تصانیف دیگر مصنفین)

مصنفہ امام

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا علی [illegible]

[illegible] اس سے میں وہ اصل [illegible] ہیں سے معمولی آدمی [illegible] ترقی کرکے معراج کمال [illegible] ہے - علم کیمیا [illegible] سحر طلسم و کرامات [illegible] ہے - اس کا مطالعہ بہت مفید [illegible] قیمت [illegible]

مصنفہ امام عبد العظیم

الترغیب والترہیب

صاحب منذری [illegible] ہر شعبہ عمل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر [illegible] احادیث لاکر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح [illegible] کی گئی ہے - قابل مطالعہ کتاب ہے - ہر مسلمان کے [illegible] ہونی چاہئے - قیمت [illegible]

مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب

العقل والنقل

دیوبندی - جس میں متعدد حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا - قابل دید ہے - کتابت، طباعت اعلیٰ [illegible] - قیمت [illegible]

کائنات روحانی

قرآن حکیم کا انسانی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت - قیمت ۵؎

حیات المسلمین

رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کا حال ہے - ۸؎

وحی اور اسکی عظمت

وحی کی تعریف اور تعلیم کا بیان - قیمت ۲؎

تعلیمات اسلام

مؤلفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی - جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون ہے - مبلغ حضرات کو بہت مفید ہے [illegible] کتابت، طباعت [illegible]

رئیس قادیان

مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری مؤلف "ائمہ تلبیس"

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مکمل و مفصل سوانح عمری درج ہے - آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں یہ کتاب ان سب سے سبقت لے گئی ہے - طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کرکے جب تک ختم نہ کر لیں آرام نہیں آتا - [illegible] کے [illegible] صفحات - قسم اول کا [illegible] دوم [illegible] ملنے کا پتہ [illegible]

ہندوستانی [illegible]

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری ہو [illegible] ایک عرصے سے [illegible] میں نمایاں ہر قسم اور موسم ہر ماہ میں [illegible] نمونہ - [illegible] ادنیٰ سے اعلیٰ تیار ہوتے ہیں اور جلد [illegible] پوش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں - آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ بھی کم ہوگا -

ملنے کا پتہ : [illegible] جامع مسجد [illegible] بازار - دہلی

مفت بالکل مفت

جنتری ۱۹۳۹ء مفت حاصل کریں

[illegible] سال کی جنتری ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ذیل سے مفت حاصل کریں

[illegible] فارسی [illegible]

الابلاغ المبین فی [illegible] خاتم النبیین

مصنفہ شیخ محی الدین صاحب [illegible] یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے - جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے - عرصے سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے - جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا - ہر اہل حدیث فرد کو چاہئے کہ ضرور اس کا مطالعہ کرے - قیمت [illegible] روپیہ -

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ (اردو)

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ

جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ - ان کے عقائد، اعمال غرضیکہ ہر ایک پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے - اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کیلئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے - ایک نایاب کتاب ہے - منگوالیں قیمت فی جلد تین روپیہ (ع۳)

رسالہ مجددیہ در بیان تردید عقائد شیعہ

از حضرت مجدد الف ثانی [illegible] صاحب سرہندی رحمۃ اللہ [illegible] کتاب [illegible] حضرت [illegible] کی تصانیف [illegible] آپ نے تمام [illegible] خیالات مبارکہ فرقہ شیعہ کی تردید میں تحریر فرمائے ہیں - اصل [illegible] فارسی میں [illegible] یہ اردو ترجمہ [illegible] کا بلدیہ ہے - قیمت صرف [illegible]

شہادت حسین

[illegible] حضرت امام حسین [illegible] کے صحیح حالات - قیمت [illegible]

خوشخط [illegible] ایک [illegible] کتب کا بہترین خزانہ ہوگا -

الارشاد [illegible]
بخدمت حضرت جناب ایڈیٹر صاحب
[illegible]
دہلی